ڈاکٹر حافظ منیر احمد خاں
صدر شعبہ اسلامی ثقافت وتقابل ادیان۔سندھ یونیورسٹی حیدر آباد

اردو شاعری میں احادیث کی تلمیحات

علم حدیث کی خدمت کے دائرے بہت سے ہیں اور الحمد للہ اہل علم نے ہر ہر پہلو سے خوب خوب دادِ تحقیق دی ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے کلماتِ خیر کی برکتوں اور ان سے رواں ہونے والے معانی و مطالب کے چشموں کا کیا کہنا۔ان کے اثرات سے زبانیں خصوصاً وہ زبانیں جو مسلمانوں کی زبانیں کہلاتی ہیں خوب مستفید ہوئیں۔اردو زبان میں تو اس کے اثرات نمایاں تر ہیں۔ہم نے اپنا مطالعہ محدود کرتے ہوئے اردو شاعری میں موجود احادیث کی تلمیحات کا انتخاب پیش کیا ہے۔اس مضمون میں ہم نے شعرا کو بنیاد بناتے ہوئے ان کے سنِ وفات سے یہ مضمون مرتب کیا ہے۔اس طرح ہم نے محمد قلی قطب شاہ سے آغاز کیا ہے اور اِس عہد تک اس مضمون کو وسعت دی ہے۔والا تمام من اللہ

اب تلمیحات پیش کی جاتی ہیں۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ (م ۱۰۲۰ھ/ ۱۶۱۱ء)

۱۔ دنیا کو ہیچ کر جے کوئی خدا کی بات پکڑے ہیں
اونو افضل ہیں ساریاں میں اُنن کا بے بدل طالع

.....اور میں تم میں وہ چیز چھوڑے جاتا ہوں اگر تم اس کو پکڑے رہو گے کبھی گم راہ نہ ہو گے وہ کیا ہے اللہ کی کتاب.....(۱)

۲۔ بہشت و دوزخ و اعراف کچھ نیں ہے مرے آگے

جدہر تو واں مری جنت، جدہر نیں واں ستر مجھ کو

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ جنت والوں سے فرمائے گا اے ساکنانِ جنت! اہل جنت جواب دیں گے پروردگار حاضر ہیں جو ارشاد ہو اللہ فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟ اہل جنت عرض کریں گے پروردگار ہمارے ناخوش رہنے کی کیا وجہ ہے تو نے تو ہم کو وہ چیزیں عطا فرما دیں جو تیری مخلوق میں سے کسی اور کو نہیں دی گئیں۔ اللہ فرمائے گا کیا ان سے بھی بہتر چیز میں تم کو نہ دوں؟ اہل جنت عرض کریں گے پروردگار! ان سے اعلیٰ کیا چیز ہوگی؟ اللہ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضامندی نازل کرتا ہوں آئندہ کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ (۲)

۳۔ وہی مرد ہے جے کہ دنیا میں دیں کا
کرے کام، ساجے اسے کام رانی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو لازم ہے کہ اگر طاقت رکھتا ہو تو اپنے ہاتھ سے اس کو بدلنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر اپنی زبان سے بدلنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں اسے بُرا جانے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔ (۳)

☆☆☆

۴۔ دنیا کا حکمت نا بوجھیں ہر گز حکیماں علم سوں
گاوو ترانہ عشق کا نس دن پیا کے نام

مطلب یہ کہ علم سے نہیں (یقین) عشق سے کامیابی ہوتی ہے۔

حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کی پہلی نیکی اور بہتری یقین اور زہد ہے۔ اور اس کی پہلی خرابی بخل اور دنیا میں زیادہ رہنے کی آرزو ہے۔ (۴)

یقین یہ ہو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے تو پھر اسکے احکام پر عمل کرنے میں شک وشبہہ کی گنجائش نہیں۔ زہد یعنی دنیا کی ناپائداری پر یقین ہو اور اس سے دل نہ لگایا جائے۔ صحابہ کرامؓ کی پوری حیات طیبہ یقین اور زہد سے عبارت تھی۔

یقین کو شعرا نے عشق سے بھی تعبیر کیا ہے جیسا کہ اوپر کے شعر میں ہے۔
اقبال نے بھی خوب کہا ہے:

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

☆☆☆

۵۔ ہر غم پچھے خوشی ہے معانی توں غم نہ کھا

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو جو رنج یا غم، یا حُزن یا کچھ تکلیف پہنچتی ہے، حتیٰ کہ اگر کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(۵)

☆☆☆

۶۔ ثابت رہ آپ کام میں دنیا کوئیں وفا

ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کرو جیسا توکل کرنے کا حق ہے......(۶)

مصرع کا دوسرا حصہ ''دنیا کوئیں وفا'' کے بارے میں دعا ہے

اعوذبك من الذنوب التی تعجل الفناء (۷)

تیری پناہ ان گناہوں سے جو آدمی کو جلد فنا کر دیتے ہیں

ولی (م۱۱۱۹ھ/۱۷۰۷ء)

۱۔ مجھ صدق طرف عدل سوں اے اہل حیا دیکھ
تجھ علم کے چہرے پہ نئیں رنگ گماں کا

صدق سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عدل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اہل حیا سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور علم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امّت سے زیادہ رحم کرنے والا میری امّت پر ابوبکرؓ ہے۔ اور بہت سخت ان میں سے اللہ کے امر میں عمرؓ ہے اور بہت

صادق ان میں سے حیا میں عثمانؓ بن عفان ہے.....(۸)

حضرت علیؓ کے بارے میں دوسری حدیث میں فرمایا ''میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے''۔(۹)

۲۔ ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی
یو بوجھ کے بلبل ہوں ہر اک غنچہ دہاں کا

ایک حدیث میں ہے **اللھم نور السموت والارض** اے اللہ تو آسمان اور زمین کا نور ہے۔(۱۰)

۳۔ مسندِ گل منزلِ شبنم ہوئی دیکھ
رتبہ دیدۂ بیدار کا

اس شعر میں تہجد کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہمارا پروردگار بلند اور برکت والا ہر رات کو جس وقت رات کا تہائی حصہ رہ جاتا ہے پہلے آسمان پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں قبول کروں، کون مجھ سے مانگتا ہے میں دوں، کون مجھ سے بخشش چاہتا ہے میں اس کو بخش دوں۔(۱۱)

۴۔ بنائی ہے جہاں میں لیلتہ القدر
سیاہی تجھ زلف سوں دام لے کر

اسے لیلتہ القدر اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ بڑی قدر و منزلت والی رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن کی ابتدا کی یا لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پہ اتارا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس رات قرآن حاملِ وحی فرشتوں کے حوالے کیا گیا۔اس لئے لیلتہ المبارکہ کہا گیا۔

اس رات اللہ تعالیٰ نے اپنی حسین نعمت (یعنی قرآن) عطا فرمائی، جو سب سے حسین ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ لیلۃ القدر نے آپ ﷺ کی زلف سے حسن لیا ہے۔

۵۔ یوبات عارفاں کی سنو، دل سے سالکاں
دنیا کی زندگی ہے یووہم وخیال محض

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے" دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کی یاد اور جن کو اللہ پسند کرتا ہے اور عالم اور علم سیکھنے والا"۔ (۱۲)

۶۔ ولی کو نہیں مال کی آرزو
خدا بیں نئیں دیکھتے زر طرف

حب الدنیا راس کل خطیئة (۱۳)

دنیا کی محبت ہر برائی کا سرچشمہ ہے

۷۔ ولی اُس کی حقیقت کیوں کہ بوجھوں
کہ جس کا بوجھنا حدِ بشر نئیں

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ عیلہ وسلم نے فرمایا:
اگر جن و بشر اور شیاطین و ملائکہ سب آغازِ آفرینش سے (آخری) لحہ حیات تک یک قطار ہو کر بھی اللہ تعالیٰ کا احاطہ نہ کر پائیں گے۔ (۱۴)

۸۔ سختی کے بعد عیش کا امید وار رہ
آخر ہے روزہ دار کوں اک روز عید یہاں

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خوش وخرم نکلے مسکراتے جاتے تھے اور فرماتے تھے" ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی ایک سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے پھر اسی سختی کے ساتھ ایک اور آسانی ہے۔" (۱۵)

۹۔ حشر کا خوف ولی کو تو نہیں ہے واللہ
ہے شفاعت جو وہاں احمد مختار کے ہاتھ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے (اپنی امت کے باب میں) تو ہر نبی نے اپنی دعا جلدی کر کے دنیا ہی میں پوری کر لی اور میں نے اپنی دُعا کو پوشیدہ رکھا اپنی امت کی شفاعت کے لئے تو میری شفاعت ہر شخص کے لئے ہوگی۔ میری امت سے جو مرا ہو اس حال میں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ (۱۶)

۱۰۔ اگر انجھواں کے گوہر سوں مکمل نہیں ہوا دامن
محبت مشرب اس دامن کوں دامن کر نہیں گنتے

دعا میں الحاح وزاری، کرنے والوں کو ''اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے''۔(۱۷)

۱۱۔ دشمنِ دیں کا، دین دشمن ہے
راہ زن کا چراغ روشن ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام (یہود کے عالم) کو یہ خبر پہنچی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے ہیں وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے، کہنے لگے میں آپ سے تین باتیں پوچھتا ہوں، پیغمبر کے سوا اور کوئی ان کو نہیں جان سکتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے۔ اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر پہلے کیا کھائیں گے اور بچہ اپنے باپ کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ابھی ابھی جب تو نے پوچھا) جبرئیل نے یہ باتیں مجھ کو بتلا دیں، عبداللہ نے کہا یہ فرشتہ یہودیوں کا دشمن ہے......(۱۸)

۱۲۔ اشک خوں آلود ہے سامانِ طغرائے نیاز
مُہر فرمانِ وفاداری ہے داغِ عاشقی

کرم الکتاب ختمه (۱۹)

خط کی عزت اس کی مہر ہے۔

۱۳۔ نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی خواہش ہے
قفل ہے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

کونو امن ابناء الاخرة ولا تکو نو امن ابناء الدنیا (۲۰)

تم آخرت کے فرزند بن جاؤ اور دنیا کے فرزند مت بنو۔

۱۴۔ مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

کادا لفقران یکون کفراً (۲۱)

بہت ممکن ہے کہ محتاجی کفر ہو جائے۔

قاضی محمود بحری (۱۱۳۰ھ/۱۷۱۸ء)

۱۔ ہر ایک چیز نمودار جیوں اچھے تیوں دیکھ
یہی مقام ہے بحری مقام محمودا

اپنا ہر کام اللہ کی رضا پر چھوڑ دینا اور اسی کو سب سے بہتر جاننا اس مقام پر پہنچا دیتا ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ نے ابراہیمؑ کو خلیل بنالیا تھا اور تمھارا ساتھی اللہ کا خلیل اور اس کے یہاں سب مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
عن قریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔ (۲۲)

۲۔ انجام کے تو دور ہے، کیو ں پائے گا اسے
بارے اپس کے ہت میں لے آغاز کا پلو

''جو بڑا کام بسم اللہ سے شروع نہ ہو وہ ناتمام رہے گا'' (۲۳)

۳۔ دہلیز پہ بیٹھ اس بات سوں کل گئے سو کو وہ کون تھے
کے لک دلاں کو چاک کر چل گئی سو کو وہ کون تھے

دیکھیں قلی کے شعر ۶ کے مصرع کے دوسرے حصے کی حدیث

۴۔ اُمر ہواتوں نہ مرنا تجے، جیا جم جم
گر آوَ تاہے تجھ اس تن کوں من سوں بدلانے
اگر تن کو من بنالوتو ہمیشہ زندہ رہوگے
تن دنیا کی طرف لے جاتا ہے اور من اللہ کی طرف

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کی نیت اور اس کا مقصد اصلی اپنی سعی وعمل سے آخرت کی طلب ہو، تو اللہ تعالیٰ غنا اس کے دل کو نصیب فرمادیں گے اور اس کے پراگندہ حال کو درست فرمادیں گے، اور دنیا اس کے پاس خود بہ خود ذلیل ہوکر آئے گی اور جس شخص کی نیت اور اپنی سعی وعمل سے جس کا خاص مقصد دنیا طلب کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ محتاجی کے آثار اس کی بیچ پیشانی میں اور اس کے چہرے پر پیدا کردیں گے، اور اس کے حال کو پراگندہ کردیں گے اور یہ دنیا اس کو

بس اسی قدر ملے گی جس قدر اس کے واسطے پہلے سے مقرر ہو چکی ہوگی۔(۲۴)

عبدالحئی تاباں (م ۱۱۶۱ھ/ ۱۷۴۸ء)

۱۔ کہا لا تقنطو اقرآن میں حق نے آپ اے واعظ
ڈراتا ہے ہمیں اور آپ تو قائل نہیں ہوتا

حضرت ابن عباسؓ نے خبر دی کہ کچھ مشرکوں نے بہت خون کئے تھے زنا بھی بہت کئے تھے، وہ آں حضرت ﷺ کے پاس آئے کہنے لگے آپ جو فرماتے ہیں جس دین کی طرف بلاتے ہیں وہ اچھا ہے اگر ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ جو گناہ ہم کر چکے ہیں وہ (اسلام لانے سے) معاف ہو جائیں گے تو اس وقت (سورۂ فرقان کی) یہ آیت (اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بہ جز حق کے قتل نہیں کرتے اور (سورۂ زمر کی) یہ آیت (میری جانب سے کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ) نازل ہوئی۔(۲۵)

۲۔ خالق نے خَلق جس کو سراپا کیا ہے خُلق
جن نے برا کہا ہے اسے ان نے دی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے لئے بد دعا کیجئے فرمایا:

مجھے لعنت گر بنا کر نہیں بھیجا گیا بل کہ محض رحمت بنا کر بھیجا گیا۔(۲۶)

۳۔ اگر تو علائق سے چھٹ جائے گا
دلا زور ہی لذتیں پائے گا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کہیں بیٹھا اور اس نشست میں اس نے اللہ کو یاد نہیں کیا تو یہ نشست اس کے لئے بڑی حسرت اور خسران کا باعث ہوگی، اور اسی طرح جو شخص کہیں لیٹا اور اس میں اس نے اللہ کو یاد نہیں کیا تو یہ لیٹنا اس کے لئے بڑی حسرت اور خسران کا باعث ہوگا۔(۲۷)

۴۔ وقِنَا ربّنا عذاب النّار

شمع کی ہے ہمیشہ یہ تسبیح

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اکثر آپ کی یہ دعا تھی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔ (۲۸)

۵۔ لمن الماء کل شیء حی
شربِ مے سے ہوا ہے مجھ کو صحیح

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کی زیارت کرتا ہوں تو میرا دل باغ باغ اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ آپ مجھے ہر شے کی تخلیق کے بارے میں بتلا دیجئے، آپ نے فرمایا، کہ ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ (۲۹)

۶۔ ہات میں اس کے ہاتھ تھا ہیہات
دل مرا گم ہوا ہے ہاتھوں ہات

رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الاّ اخبر کم بنساء کم من اهل الجنه، قالو ابلی یارسول اللّٰه قال کل ودود اذا غضبت اوا وسی الیها قالت هذه یدی فی یدك لا اکتحل بغمض حتی ترضی (۳۰)

کیا میں تمھیں جنتی عورتوں کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا، ہر ایسی محبت کرنے والی جب تمھیں غصہ آئے یا اسے رنج پہنچایا جائے تو کہے کہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک تو راضی نہ ہو۔

انعام اللہ یقیں (م ۱۱۶۹ھ/۱۷۵۶ء)

ا۔ خدا وندی کی چاہی ہے خلافت حق تعالیٰ نے
کوئی مطلب نہیں پایا ہے یاں آنے سے آدم کا

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ کو چھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے۔ پہلی تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہیں اور

دوسری رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی، اور تیسرے میرے لئے مالِ غنیمت حلال کیا گیا، اور چوتھی میرے لئے ساری زمین پاک اور نماز کی جگہ بنادی گئی۔ اور پانچویں تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا اور چھٹی میرے اوپر نبوت ختم کی گئی۔

ایک اور حدیث میں ہے:

فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین (۳۱)

میری سنت کو اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔

۲۔ جب دیں کے خزانے ہوں تب کام چلے تیرا
دنیا کے یقیںؔ تجھ کو گنجینے سے کیا ہوگا

گنجینے سے مراد (مال اور اولاد) ہیں:

بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہے اور اعمال صالحہ آخرت کی کھیتی اور بعض لوگوں کے لئے اللہ دونوں کو جمع کردیتا ہے۔ (۳۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سوائے تین (عملوں) کے (کہ وہ جاری رہتے ہیں) (۱) صدقہ جاریہ (مثلاً تعمیر پل، مسجد، چاہ، اور مہمان سرائے)، (۲) علم جس سے خلق کو فائدہ پہنچے (جیسے شاگرد لائق یا کسی مفید کتاب کی تصنیف)، (۳) نیک بخت بیٹا جو اس کے واسطے دعا کرے۔ (۳۳)

۳۔ ہم سے گر سرنہ نِوا اہلِ تکبّر کا تو کیا
فخرِ آدم ہے جو ابلیس کا مسجود نہیں

عبد اللہ بن اوفیٰؓ سے روایت ہے جب معاذ بن جبلؓ شام سے لوٹ کر آئے تو انھوں نے سجدہ کیا، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کیا ہے اے معاذ؟ انھوں نے عرض کیا میں شام کو گیا تھا وہاں میں نے دیکھا نصاریٰ سجدہ کرتے ہیں اپنے پادریوں اور فوج کے سرداروں کو میرے دل میں اچھا معلوم ہوا کہ ہم آپ ﷺ کو سجدہ کریں آپ ﷺ نے سن کر فرمایا۔ تو ایسا مت کر اس لئے کہ اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ سوا خدا کے اور کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے...... (۳۴)

۴۔ وہ کون دل ہے جہاں جلوہ گروہ نور نہیں

اس آفتاب کا کس ذرّے میں ظہور نہیں

اے خدا تو آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے......(۳۵)

۵۔ مسافر ہو کے آئے ہیں جہاں میں تس پہ وحشت ہے
قیامت تھی اگر ہم اس خرابے میں وطن کرتے

پہلے مصرعے سے متعلق حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑتے ہوئے فرمایا ''تم دنیا میں رہو گویا تم مسافر ہو یا رہ گذر........ (۳۶)

دیکھیں دوسرے مصرعے سے متعلق ولی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۶۔ یار گر منظور ہے دنیا و عقبیٰ سے گذر
منزل مقصود ہے دونوں جہانوں سے پرے

حضرت ابو سعد خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''اللہ کا ذکر اس کثرت سے کیا کرو کہ لوگ مجنوں کہنے لگیں'' (یعنی دنیا و عقبیٰ کو بھول کر صرف اللہ کو ہر دم یاد کرو)۔(۳۷)

۷۔ کیا دل ہے اگر جلوہ گہ یار نہ ہووے
ہے طور سے کیا کام جو دیدار نہ ہووے

مقصد طور نہیں، دیدار مقصد ہے۔ اور وہ دنیا میں حاصل نہیں بل کہ موت کے وقت۔ حدیث اس طرح ہے۔:''تم میں سے کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا'' (۳۸)

سراج اورنگ آبادی (م ۱۱۷۷ھ/۱۷۶۳ء)

۱۔ تجھ مجھ پہ عیاں ہے سورۂ نور
قرآن میں فال دیکھتا ہوں

قرآن میں اللہ نور السموات و الارض کے الفاظ آئے ہیں اور حدیث میں اللھم نور السموات و الارض کے الفاظ آئے ہیں۔

....اے خدا تو آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے....(۳۹)

۲۔ نورِ جاں فانوسِ جسمی سے جدا کب ہے سراج
شعلہ، تارِ شمع سے کہتا ہے من حبل الورید

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا .....اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔(۴۰)

۳۔ نظر کو دیکھ ہر شے مظہر نورِ الٰہی ہے
سراج اب دیدۂ وا سے صمد دیکھا، صنم بھولا

دیکھیں شعر نمبر ۱ کی حدیث

۴۔ جی میں یبقی وجہ ربک کی سدا سمرن کو پھیر
دور کر دل سے خیال من علیھا فان کل

دیکھیں قلی کے شعر ۶ کے مصرع کے دوسرے حصے کی حدیث

۵۔ پھول پائے گا جس نے خار سہا
کہ مع العسر یسر حق نے کہا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۶۔ کہاں ہے بو الہوس کو تاب اس رخ کی تجلی کی
کہ موسیٰ کوں جوابِ ربِ ارنی، لن ترانی ہے

دیکھیں انعام اللہ یقین کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

حضرت مظہر جانِ جاناںؒ (۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء)

۱۔ مرا جلتا ہے دل اس بلبلِ بے کس کی غربت پر
کہ گل کے آسرے پر جن نے چھوڑا آشیاں اپنا

بلبل (روح) نے قالوا بلیٰ کہہ کر اپنا آشیانہ (عالمِ ارواح) اس لئے چھوڑا تھا کہ دنیا میں آ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کیا جائے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا اور بلبل (روح) کو یہ غربت راس نہ آئی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے بہتر عمل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب

سے مقبول کام سے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے کہ وہ ہے ''اللہ کا ذکر'' (۴۱)

۲۔ سحر اس حسن کے خورشید کوں جا کر جگا دیکھا
ظہورِ حق کو دیکھا، خوب دیکھا، باضیا دیکھا

یعنی تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا رب ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول رحمت فرماتا ہے (۴۲)

۳۔ آزاد ہورہا ہوں دو عالم کی قید سیں
مینا لگا ہے جب ستی مجھ بے نوا کے ہاتھ

حضرت ابو امامہؓ نے فرمایا جنتی آدمی شراب کی خواہش کرے گا شراب فوراً اس کے ہاتھ میں آجائے گی وہ پی لے گا پینے کے بعد پیالہ لوٹ کر اپنی جگہ چلا جائے گا۔ بیضاوی نے کہا کہ بہتر قول وہ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہاں شراب کی ایک اور خاص قسم مراد ہے جو دونوں مذکورہ اقسام سے اعلیٰ ہے اسی کو عطا فرمانے کی نسبت اللہ نے اپنی طرف کی ہے اور اسی کو ظہور فرمایا ہے کیونکہ اس کو پینے والا تمام حسی لذتوں کی طرف میلان اور غیر اللہ کی رغبت سے پاک ہو جاتا ہے صرف جمالِ ذات کا مشاہدہ کرتا ہے اور دیدارِ الٰہی سے لذت اندوز ہوتا ہے یہ درجہ ثواب ابرار کا آخری درجہ اور صدیقین کے ثواب کا ابتدائی مرتبہ اور مبدا ہے۔ (۴۳)

۴۔ کبھی اس دل نے آزادی نہ جانی
یہ بلبل تھا قفس کا آشیانی
خدا کو اب تجھے سونپا ارے دل
یہیں تک تھی ہماری زندگانی

عبداللہ بن بشرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک اسلام کے احکام مجھ پر بہت غالب ہوئے ہیں، پس مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے کہ میں اس کے ساتھ چمٹ جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا، تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (۴۴)

۵۔ گزر گئے دین اور دنیا سے تس پر
ترا گھر اور کئی منزل رہا ہے

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

مرزا محمد رفیع سودا (م ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء)

۱۔ کیوں کر نہ بکوں میں ہاتھ اس کے
یوسف کی طرح میں خواب دیکھا

ایک یہودی نے خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کیا (بیہقی نے اس یہودی کا نام بستان لکھا ہے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان ستاروں کے متعلق وضاحت کرو۔ جو یوسفؑ نے خواب میں دیکھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں تجھے بتادوں گا تو کیا تو مان لے گا، یہودی نے جواب دیا جی ہاں، فرمایا (گیارہ ستارے) جرثان، الطارق، الذیال، قابس، عمودان، المصبح، الضروح، الفرغ، وثاب اور ذوالکتفین تھے۔ ان کو اور سورج و چاند کو یوسف نے دیکھا تھا کہ اوپر سے اتر کران سب نے یوسفؑ کو سجدہ کیا۔ یہودی بولا بے شک خدا کی قسم ان کے یہی نام تھے۔ (۴۵)

۲۔ فی الحقیقت دست تیرے ہیں ید بیضاے خوب
تیرے ہاتھوں کو کوئی ممتاز کرتی ہے حنا

بغوی نے حضرت ابن عباسؓ کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے روشن چمک دار نور برآمد ہوتا تھا جو دن میں یا رات میں ہر وقت چاند اور سورج کی طرح چمکتا تھا۔ (۴۶)

۳۔ یہ سمجھیں ہیں کہ تو خالق ہے اور ہم مخلوق
تری کُنہہ کو سمجھنا شعور کس کا ہے؟

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۴۔ سودا جہان میں آ کے کوئی کچھ نہ لے گیا
جاتا ہوں ایک میں دل پر آرزو لئے

کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ مرے اور پشیمان نہ ہو۔ اگر وہ نیک ہو تو اس بات پر پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں زیادہ نیکی نہ کی۔ اگر بد ہے تو اس بات پر پشیمان ہوتا ہے، کہ کیوں (بدی) سے باز نہ رہا۔ (۴۷)

۵۔ اتنا مت سمجھ بے قدر پامالوں کو گر رکھتا ہے فہم

تو تیاے چشم نقش پا ہماری خاک ہے

رب اشعث مدفوع بالا بواب لواقسم علی اللّٰہ لابرہ (۴۸)

بہت لوگ پریشان، موے غبار آلودہ، دروازوں پر سے ڈھکیلے ہوئے، اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دے۔

۶۔ ہاتھ پھیلایئے جاز پہ فلک کس کے حضور
دستِ ہمت نظر آتا ہے جہاں کا بہ بغل

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتوعی فیوعی اللہ علیك ارضحی ما استطعت لاتو کی فیو کی اللّٰہ علیك لا تحصی فیحصی اللہ علیك (۴۹)

نہ بند رکھ، پس خدا بھی بند رکھے گا، کچھ راہِ خدا میں دیا کر جتنا تجھ سے ہو سکے، نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھے گا اور گن کے مال نہ رکھ کہ خدا بھی تجھے گن کر دے گا۔

۷۔ غش بہم پہنچا نہ محروم تجلی، دل کو رکھ
صیقل اس آیئنے کی گردِ شکست زنگ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

ان ھذہ القلوب لتصدا کما یصد ا الحدید (۵۰)

بے شک دل بھی زنگ آلود ہوتے ہیں جیسے لوہا زنگ آلود ہوتا ہے

۸۔ آرام پھر کہاں ہے جو دل میں ہے جاے حرص
آسودہ زیرِ چرخ نہیں آشنائے حرص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

لو کان لا بن ادم و ادیان من مال لا ابتغیٰ کھما ثالثا (۵۱)

اگر انسان کے پاس دو وادیوں بھر مال ہوتا تب بھی وہ تیسری وادی کا طلب گار ہوتا۔

۹۔ یہ کہہ کر سب نے مارا ہاتھ پر ہاتھ
کہ ہے یہ قول ہم ہیں آپ کے ساتھ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بیعت لیتے تو ہاتھ پر ہاتھ مار کر بیعت لیتے۔

خواجہ میر درد (م ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء)

۱۔ جگ میں آکر اِدھر اُدھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا
۲۔ اس ہستی خراب سے کیا کام تھا ہمیں
اے نشہ ظہور یہ تیری ترنگ ہے

ان دونوں اشعار میں درج ذیل تلمیح نظر آتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے اور حضرت عائشہؓ کی روایت سے ابویعلی موصلی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کو لیٹتے تو اس وقت یہ دعا کرتے۔اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے مالک، اے عرشِ عظیم کے مالک، اے ہمارے مالک، اے ہر چیز کے مالک، اے دانہ اور گٹھلی کو چیرنے والے (اور اس سے پودا نکالنے والے) اے توریت وانجیل وقرآن کو اتارنے والے میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کی بدی سے جو تیرے دست قدرت میں ہے۔اے اللہ، تو ہی (سب سے) اوّل ہے۔تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی (سب کے) آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں، اور تو ہی ظاہر ہے تجھ سے بالا کوئی چیز نہیں اور تو ہی مخفی ہے تجھ سے زیادہ اندرونی کوئی چیز نہیں، ہمارا قرض ادا فرمادے اور ہم سے فقر کو دور کردے ہم کو غنی بنادے۔'' (۵۲)

۳۔ دل تنگ ہے یہ غنچۂ دل، منہ نہ کھلانا
جوں نکہت گل اس میں تری پردہ دری ہے

لا تخرقن علی احدِ سترًا (۵۳)

تم کسی کی پردہ دری نہ کرو۔

۴۔ تہمت رفیق ہووے تو فقر سلطنت ہے
آتا ہے ہاتھ یعنی یاں تخت، دل کے ہاتھوں

لیس الغنی عن کثرۃ العرض انما الغنی غنی النفس (۵۴)

نہیں ہے غنا، اسبابِ دنیا کی کثرت سے۔غنا حقیقت میں دل کا فنا ہے

شیخ ظہور الدین حاتم (م ۱۱۹۷ھ/۱۷۸۳ء)

۱۔ شیخ ام الخبائث اس کو نہ جان
یہ مرے دردِ دل کی دارو ہے

الخمر ام الخبائث(۵۵)

شراب تمام برائیوں کی ماں ہے۔

۲۔ ہنستے ہنستے میں کئی کے گھر لگے ہیں خالصے
ضبط کر اپنی ہنسی حاتم تو اب ایک تل نہ ہنس

ما امتلات دار حبرة الامتلات عبرة (۵۶)

کوئی گھر خوشی سے نہیں بھرتا لیکن بالآخر وہ آنسوؤں سے بھرے گا (یعنی خوشی کے بعد غم ہے)

۳۔ خاک ساروں کا دل خزینہ ہے
اس میں بھی کچھ مگر دفینہ ہے

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۴۔ وہی ہے مرد اس عالم میں جس کے بیچ ہمت ہے
کہ ہمت سے جہاں میں نام کو حاتم کے عزت ہے

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۶ کی حدیث

۵۔ اسی کو خلق کہے ہے جہاں میں طالع مند
کرے جو دستِ گدا کی طرف کو دست بلند

الید العلیا خیر من الید السفلیٰ (۴۷)

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔(یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے)

۶۔ مظہرِ حق کب نظر آتا ہے ان شیخوں کے تئیں

بس کے آئینے پر ان آہن دلوں کے زنگ ہے
دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۷۔ مزارع دنیا میں دانا ہے توڑ کر ہاتھ ڈال
ایک دن دینا ہے تجھ کو دانے دانے کا حساب

الدنیا مزرعة الآخرة (۵۸)
دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

خواجہ محمد میر اثر (م ۱۲۰۹ھ/۱۷۹۴ء)

۱۔ جس جا کہ پہنچ نہیں کسو کی
فوق اس سے مقام مصطفیٰ کا

قرآن پاک میں ہے فکان قاب قوسین اوادنیٰ (النجم:۹)

بغوی نے لکھا ہے قصہ معراج میں شریک بن عبداللہ بن انسؓ کی روایت سے ہم سے بیان کیا گیا کہ واقعہ معراج میں رب العزت قریب ہوا پھر نیچے آیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا قریب ہو گیا جیسے دو کمانوں کا فاصلہ بل کہ اس سے بھی زیادہ قریب۔(۵۹)

اسی طرح حضرت ابن عباسؓ نے بھی بیان کیا جس کو ابو سلمہ نے نقل کیا ہے۔

۲۔ ہے رحمت حق بس اس پہ نازل
مورد ہے سلام اور دعا کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں (اللہ کی طرف سے) فرستادہ رحمت ہوں''۔(۶۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' کہ مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے عذاب بنا کر نہیں بھیجا گیا''۔(۶۱)

حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا دعا آسمان و زمین کے درمیان روک لی جاتی ہے، جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ پڑھو دعا کا کوئی حصہ اوپر نہیں چڑھنے پاتا۔(۶۲)

۳۔ تن بہ تقدیر اور رضا بہ قضا
جس قدر ہو وے اس قدر کیجے

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نیک اور خوش نصیبی میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے جو فیصلہ ہو وہ اس پر راضی رہے۔ (۶۳)

۴۔ پایا نہ کہیں نشاں اپنا
ہم نیں ہر چند جستجو کی

من عرف نفسه فقد عرف ربه (۶۴)

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا

قائم چاندپوری (۱۲۱۰ھ/ ۱۷۹۵ء)

۱۔ خلد بریں اس کی ہے واں بود و باش
یاں کسی دل بیچ جو گھر کر گیا

حضرت جابرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ اس کی موت آسان کر دیتا اور اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔

کم زوروں سے نرمی، والدین سے محبت و شفقت، اور غلاموں سے حسن سلوک۔ (۶۵)

(انھیں اخلاق کی وجہ سے آدمی لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے)

۲۔ غرور مجھ کو نہیں شیخ بے گناہی کا
امیدوار ہوں میں رحمتِ الٰہی کا

دیکھیں عبدالحیٔ تاباں کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۳۔ جو وقت پر اٹھے تھے وہ منزل پہنچ گئے
ہے مستِ خوابِ صبح مرا کارواں ہنوز

صحیحین میں ہے کہ رات کے اور دن کے فرشتے تم میں برابر پے در پے آتے رہتے ہیں۔ صبح کی اور عصر کی نماز کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے، ان میں سے جن فرشتوں نے رات گذاری وہ جب اوپر چڑھ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے باوجودے کہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم ان کے

پاس پہنچے تو انھیں نماز میں پایا اور واپس آئے تو نماز میں چھوڑ کر آئے۔ (جو آرام میں ہوتے ہیں انھیں یہ سعادت نصیب نہیں ہوتی) (۶۶)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ چوکیدار فرشتے صبح کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر یہ چڑھ جاتے ہیں اور وہ ٹھہر جاتے ہیں۔

۴۔ چلیے قایم کہ رفتگاں اپنا
دیر سے انتظار کرتے ہیں

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب (۶۷)

موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے

۵۔ لبِ ریز شوق میرا از بس کہ مؤبہ مؤ ہے
سمجھا نہ میں یہ اب تک یہ میں ہوں یا کہ تو ہے

ابن جریر، ابن المنذر اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے اور اموی نے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صفیر کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناجات کے وقت عرض کیا اگر تو اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو زمین پر کبھی تیری عبادت نہ ہوگی۔ دعا کے بعد حضرت جبرئیلؑ نے آکر کہا ایک مٹھی خاک لے کر ان لوگوں کے چہروں پر پھینک مارو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ پر عمل کیا) نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی مشرک ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں، نتھنوں اور منہ میں خاک نہ پڑ گئی ہو (بہ ظاہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی خاک کی پھینکی لیکن یہ تھی اللہ کی پھینکی ہوئی، پس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل اللہ تعالیٰ کا فعل تھا۔ کیا شان ہے!) بالآخر سب پشت پھیر کر بھاگ پڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا اب ان پر حملہ کرو، حملہ ہوتے ہی مشرکوں کو شکست ہوگئی اور سرداران قریش میں جس کا قتل ہونا اللہ کو منظور تھا وہ مارا گیا اور جس کا قید ہونا منظور تھا وہ گرفتار کر لیا گیا۔ (۶۸)

محمد میر سوز (م ۱۲۱۳ھ/ ۱۷۹۸ء)

۱۔ الست کی صدا سے اب تلک دل محو ہے یارو
بلا جانے ہماری نغمۂ داؤد کیسا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے ذرّیات نکالیں تو اس طرح ذرّیات نکلیں جیسے کنگھی کرنے میں بال کنگھی کے اندر ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' تو روحوں نے کہا کہ تو ضرور ہمارا رب ہے۔ فرشتے کہنے لگے کہ ہم گواہ ہیں کہ قیامت کے روز کہیں تم یہ نہ کہہ بیٹھو کہ ہمیں تو اس کا کوئی علم نہیں۔ (۶۹)

دوسرے مصرع سے متعلق یہ حدیث ہے کہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجھ کو بانسری دی گئی ہے داؤد کی بانسریوں سے۔ پھر فرمایا کہ تیری آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے۔ (۷۰)

۲۔ ماہ رویوں کے مقابل تو نہ ہوا ے خورشید
ورنہ تجھ کو بھی وہ جوں شق قمر چیریں گے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں تھے کہ (کفار مکّہ کے معجزہ طلب کرنے پر آپ کی انگلی کے اشارے سے) چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (جن میں سے) ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا اور دوسرا (پہاڑ کے) اس طرف رہ گیا تب آپ نے ہماری طرف مخاطب ہو کر فرمایا گواہ رہو۔ (۷۱)

۳۔ طور پر جا کے تجلّی کو بھی دیکھا موسیٰ
میرے صاحب کی سی پر طالع بیدار کہاں

دیکھیں انعام اللہ یقین کے شعر نمبر ۲ کی حدیث، شاعر نے مبالغے سے کام لیا ہے

میر تقی میر (م ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء)

ا۔ سکندر ہے نہ دارا ہے نہ کسریٰ ہے نہ قیصر ہے
یہ بیت المال ملک بے وفا بے وارثا گھر ہے

عمرو بن حارث خزاعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میراث میں) نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درم نہ غلام نہ لونڈی نہ کوئی اور چیز سوائے ایک سفید خچر اور اپنے ہتھیاروں کے۔ اور کچھ زمین جو مسافروں کے واسطے وقف فرمادی۔ (۷۲)

۲۔ ظاہر کہ باطن، اول کہ آخر

اللہ اللہ اللہ اللہ

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث

۳۔ آگے کسو کے کیا کریں دستِ طمع دراز
وہ ہاتھ سو گیا ہے سرہانے دھرے دھرے

دیکھیں حاتم کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

۴۔ تجھ سے یوسفؑ کو کیوں کہ دیں
نسبت کب شنیدہ ہو دیدہ کی مانند

لیس الخبر کا لمعاینة (۷۳)

سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی جیسی نہیں ہوتی۔

۵۔ کام تھے عشق میں بہت اے میر
ہم تو فارغ ہوئے شتابی سے

نضر عوا من هموم الدنیا ما استطعتم (۷۴)

دنیا کے رنج و غم سے جس قدر ممکن ہو فارغ ہو جاؤ

قلندر بخش جرأت (م ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء)

ا۔ لکھا کلام الٰہی میں ہے علی عظیم
خدا سے ہو وہی واقف جو تجھ سے ہو آگاہ

حضرت ابی بن کعبؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو المنذر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (پوری آیت الکرسی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا تجھ کو علم مبارک ہو۔ پھر فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور دولب ہیں۔ پایۂ عرش کے پاس ایک فرشتہ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے۔ (۷۵)

۲۔ بھلا سوال ہو سائل کا کیونکہ رد اُس سے
جو کتنی بار بکا ہووے خود خدا کی راہ

حضرت سہل بن سعدؓ کا بیان ہے کہ ایک صحابیہ بُنی ہوئی ایک چادر حضور کے پاس لائیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ اس چادر کو میں نے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ اسے زیب تن فرمائیں۔ حضور نے چادر قبول فرمائی اور آپ کی ضرورت بھی تھی پھر آپ چادر زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے تو ایک صحابیؓ نے کہا یا رسول اللہ! کیسی خوب صورت چادر ہے مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ نے اتار کر اسے دے دی۔ (۷۶)

۳۔ خلیق تجھ سا نہ خالق نے کوئی خلق کیا
کہ دل شکستہ نہ تو نے کیا کسی کو گاہ

بیہقی نے شعب الایمان میں ایک مزنی شخص کی روایت سے اور شرح السنہ میں حضرت اسامہ بن شریکؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اچھی چیز آدمی کو کیا دی گئی؟ فرمایا اچھا خلق۔ مطلب یہ کہ انسان کو اپنا اخلاق اچھا رکھنا چاہیے اور کسی کا دل نہیں توڑنا چاہیے۔ (۷۷)

حضرت معاذؓ نے فرمایا جب میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر میں مجھے نصیحت فرمائی کہ معاذؓ اپنے اخلاق لوگوں سے اچھے رکھنا۔ (۷۸)

انشاءاللہ خاں انشا (م ۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۷ء)

صنما برب کریم یاں ترے ہیں ہر ایک یہ مبتلا
کہ اگر الست بربکم تو ابھی کہے تو کہیں بلی

دیکھیں محمد میر سوز کے شعر نمبر ا کی حدیث

بہ روانِ ساقیِ کوثر اسرِ خم کو پیر مُغاں ہلا
سبھی اہلِ وجد کو مے پلا کہ تو شیخ و شاب کو دے صِلا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرا حوض، یعنی حوضِ کوثر، ایک ماہ کی مسافت کے بہ قدر دراز ہے اور اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اور اس کی بو مشک سے زیادہ خوش بودار ہے اور اس کے آب خورے اپنی چمک دمک اور کثرت و زیادتی کے اعتبار سے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں اور جو شخص اس

کا پانی پی لے گا اس کو پھر کبھی پیاس نہ لگے گی۔(۷۹)

تجھے انشا اور تو کیا کہوں دو جہاں میں کوئی بھی طرف ہے
جو خدا کے نور سے پر نہ ہو کہ محال دہر میں ہے خلا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اللہ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس پر اپنے نور کا کچھ (پرتو) ڈالا، پس جس شخص نے اس نور کا کچھ حصہ پالیا وہ ہدایت یاب ہو گیا اور جس نے نور کا حصہ نہ پایا وہ گم راہ ہو گیا۔(۸۰)

ایک حدیث اور بھی ہے اسی مضمون کے مطابق جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے کہ

اللّٰھم نور السمٰوت و الارض......(۸۱)

۴۔ کیوں شہر چھوڑ عابد غارِ جبل میں بیٹھا
تو ڈھونڈتا ہے جس کو ہے وہ بغل میں بیٹھا

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر۲ کی حدیث

۵۔ کمر باندھے ہوئے چلنے کو یہاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

مدینے والوں کی قبروں کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا آپ ﷺ نے ان کی طرف اپنا رخ کیا اور کہا اے قبر والوں! تم پر امن ہو، خدا تمھیں بخشے، اور ہمیں بھی۔ تم ہمارے آگے گئے۔ اور ہم پیچھے آئیں گے۔(۸۲)

۶۔ انھیں بھوک و پیاس سے کیا غرض وہ جو قید تین سے رہا ہوئے
ثمر. جناں انھیں دیویں گے واُتُوبہ متشابھا

علامہ بغوی نے اپنی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنتی سب کچھ کھائیں پئیں گے لیکن پیشاب پاخانے اور منہ اور ناک کی ریزش اور جملہ آلائش سے پاک صاف ہوں گے، اور انھیں حمد اور تسبیح ایسی الہام کی جائے گی جیسے سانس کا آنا (یعنی تسبیح وتحمید بہ جائے سانس لینے کے ہو جائے گی) ان کا کھانا، پینا ڈکار کے ذریعے ہضم ہو جایا کرے گا اور پسینہ مشک کی خوش بو کا سا ہوگا۔(۸۳)

۷۔ اے عشق جلوہ گر ہے خود تجھ میں ذاتِ مولا

والسا بحات سبحا فالسابقات سبقا

حضرت براء بن عازب کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مومن دنیا سے انقطاع اور آخرت کی طرف توجہ کی حالت میں ہوتا ہے تو آفتاب جیسے گورے چہروں والے ملائکہ جنتی کفن اور بہشتی خوش بو لے کر آتے ہیں اور حدِ نظر کے فاصلے پر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے نفس مطمئنہ اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل چل۔ فوراً جان اس طرح بہہ کر باہر آ جاتی ہے جیسے مشکیزرے سے پانی کا قطرہ۔ ملک الموت اس کو لے لیتا ہے مگر وہ ملائکہ لحہ بھر نفس کو ملک الموت کے پاس نہیں چھوڑتے (یعنی سبقت کرتے ہیں) اور خود اپنے قبضے میں لے کر جنتی کفن اور بہشتی خوش بو میں رکھ دیتے ہیں اور اس سے پاکیزہ ترین مشک کی خوش بو نکلتی ہے۔ (۸۴)

۸۔ رہیں گے خلد میں دایم اگر سوزِ دروں وال
تو پھونکیں گے وہاں بھی سندسِ اعراف کا جوڑا

بزار، ابویعلی اور طبرانی نے جابرؓ کی روایت سے حضرت ابوالخیر مرثدؒ بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ جنت کے اندر ایک درخت ہے جس سے سندس اگتا ہے جنتیوں کا لباس اسی کا ہوگا۔ (۸۵)

۹۔ ہوسِ جمال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم وش
نہ وہ لن ترانی ادھر کی سن ارِنی ہے کہنے پہ جی جلا
وہ جو محوست نظارہ ہیں یہی آہ بھر کے کہیں ہیں وہ
کہ اسی تجلی نور نے، ہمیں مثل طور جلا دیا

دیکھیں انعام اللہ یقیں کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۱۰۔ وہ پھول سر چڑھا جو چمن سے نکل گیا
عزت اسے ملی جو وطن سے نکل گیا

هاجروا تورثوا ابناء كم مجدا (۸۶)

ہجرت کرو اپنے بچوں کو ورثے میں بزرگی دو۔

شیخ غلام ہمدانی مصحفی (م ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء)

۱۔ اس حسنِ لایزال کا عالم ہی اور ہے
یہ حسن وہ نہیں کہ کبھی ہو، کبھی نہ ہو

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۲۔ مصحفی سرفرو نہیں لانا
سجدہ کرتے ہیں یوں ملک ہم کو

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابنِ آدم سجدے کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک گوشے میں الگ جا کر روتا اور کہتا ہے کہ افسوس ابنِ آدم کو سجدے کا حکم کیا گیا تو اس نے سجدہ کر کے جنت لے لی اور مجھے سجدے کا حکم کیا گیا تو میں نے نافرمانی کی اور حکم نہ مانا میں جہنم میں جاؤں گا۔(۸۷)

۳۔ اے جان نکل کہ مصحفی کا
اسباب لدا ہوا کھڑا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑتے ہوئے فرمایا:

کن فی الدینا کانك غریب او عابر سبیل

تم دنیا میں رہو گویا تم مسافر ہو یا راستے سے گزرنے والے۔(۸۸)

۴۔ مل گئے خاک یہ کیا کیا نہ دفینان بزرگ
نہ وہ لوحیں نہ مججر نہ مزاریں وہ رہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبر گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے بیٹھنے اور لکھنے کو اور اسے پامال کرنے سے۔(۸۹)

۵۔ نہ گیا کوئی عدم کو دلِ شاداں لے کر
یاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و ارماں لے کر

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۴ کی حدیث۔

شیخ غلام علی راسخ (۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء)

۱۔ شہادت گاہِ خوں ریز محبت طرفہ جا دیکھی
کہ جو مقتول تھایاں خنجر قاتل کا ممنون تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شہداء کی ارواح اللہ تعالیٰ کے یہاں سبز طائروں میں رہتی ہے اور جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی پھرتی ہیں اور عرش کے نیچے جو قندیلیں ہیں ان میں آرام کرتی ہیں۔(۹۰)

چناں چہ حضرت مظہر جانِ جاناںؒ نے اپنے قاتل کا نام نہیں بتایا۔فرمایا کہ وہ میرا محسن ہے کہ اس کی وجہ سے مجھے شہادت حاصل ہو رہی ہے:

۲۔ کیا بیاں ہو صاحبانِ ظرف کی تاثیر قرب
آب کا قطرہ صدف تک آن کر گوہر ہوا

ہجرت کے واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا ان اللّٰہ معنا ''یعنی'' اللہ ہمارے ساتھ ہے۔(۹۱)

اسی طرح حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ میرے ساتھ نفلی عبادات کے ساتھ تقرب حاصل کرتا رہتا ہے۔(۹۲)

۳۔ شب ہجر گھر کھائے جاتا ہے ہم کو
دہانِ لحد کے نوالے ہوئے ہیں

لا تجعلوا بیوتکم قبورا (۹۳)

نہ بناؤ گھروں کو مانند قبروں کے۔

ولی محمد نظیر اکبر آبادی (م ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء)

۱۔ نظیر اس کے فضل و کرم پر نظر رکھ
فقل حسبی اللہ نعم الوکیل

حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخصوں

کا مقدمہ آیا۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا، یہ فیصلہ جس شخص کے خلاف تھا اس نے فیصلہ نہایت سکون سے سنا، اور یہ کہتے ہوئے چلنے لگا کہ حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، اور فرمایا، اللہ تعالیٰ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانے کو ناپسند کرتا ہے بل کہ تم کو چاہیئے کہ تمام ذرائع اختیار کرو پھر بھی اگر عاجز ہو جاؤ تو اس وقت کہو حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ (۹۴)

۲۔ خوبی میں خوب رو تو سبھی خوب ہیں نظیر
پر خوب غور کی تو ہے اللہ سب سے خوب

اللہ جمیل و یحب الجمال (۹۵)

۳۔ لن ترانی نے کیا اپنا ظہور آخرِ کار
موسیٰ بے خود ہوئے اور جل گیا طور آخرِ کار

تم سے کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا۔ (۹۶)

۴۔ اسی کی مہربانی سے سبھوں کی مہربانی ہے
ہوا جب وہ نظیر اپنا تو پھر ہے سب جہاں اپنا

کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کو اس سے ڈرایا تھا کہ اگر آپ نے ہمارے بتوں کی بے ادبی کی تو ان بتوں کا اثر بہت سخت ہے اس سے آپ بچ نہ سکیں گے۔ ان کے جواب میں کہا گیا کہ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں **(الیس اللہ بکافٍ عبدہ؟)** (۹۷)

۵۔ عذر عاصی کو نہیں چاہیئے کچھ اس سے نظیر
جس خطا پوش کی رحمت ہے گنہ گار طلب

حضرت اسماء بنت زید کا بیان ہے کہ میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا:

قل یاعبادی الذین اسر فوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا وّلا یبالی

اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو اللہ سب گناہ معاف کر دے گا اور (کسی کے) گناہ کی پرواہ نہیں کرے گا۔ (۹۸)

۶۔ جو چاہے آپ سے محبوب بن سکے کیا ذکر

وہی بنے ہے کہ جس کو خدا کرے محبوب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع کیا اس نے درحقیقت اللہ کا اتباع کیا، اور جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی''۔(۹۹)

۷۔کل جگ نہیں، کر جگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے، اس ہات دے اس ہات لے

خرید و فروخت کے سلسلے میں نقد خریداری کے لئے حدیث میں یداً بیدٍ آتا ہے۔(۱۰۰)

شیخ امام بخش ناسخ (م۱۲۵۴ھ/ ۱۸۳۸ء)

۱۔ آج یہ مجھ پر کھلے ہیں معنی والسائحات
ہر ستارہ میرے بحرِ اشک میں پیراک ہے

میرا خیال ہے کہ یہاں السائحات نہیں ہے۔ والسبحٰت ہوگا سورۃ النزعٰت (آیت نمبر۳) میں ہے والسّٰبِحٰتِ سبحاً

دیکھیں انشاء اللہ انشا کے شعر نمبر ۷ کی حدیث۔

۲۔ گرم بازاری تجلّی کی ہوئی
جب کہ موسیٰ کو ہوا سودائے عشق

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۳۔ کوئے قاتل میں پہنچ کر سر ہوا مجھ کو وبال
بوجھ اترنے کی جگہ دم چڑھ گیا مزدور کا

وقد حفزهُ النفس (۱۰۱)

اور ان کی سانس پھول گئی

۴۔ گھر مرا فرقت میں سونا ہوگیا
گنجِ مدفن کا نمونہ ہوگیا

لا تجعلوا بیوتکم قبورا (۱۰۲)

نہ ٹھہراؤ گھروں کو مانند قبروں کے

۵۔ آپ اپنے عیب سے واقف نہیں ہوتا کوئی
جیسے بو اپنے دہن کی آتی ہے کم ناک میں

یبصر احد کم القذیٰ فی عین اخیہ ویدع الجذع فی عینہ

تم میں کا کوئی شخص اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر کو چھوڑ دیتا ہے۔(۱۰۳)

۶۔ ہو وطن میں خاک میرے گوہرِ مضموں کی قدر
لعل قیمت کو پہنچتا ہے بدخشاں چھوڑ کر

ھاجروا تورثوا ابناء کم مجدا (۱۰۴)

ہجرت کرو اپنے بچوں کو ورثے میں بزرگی دو۔

۷۔ رات دن غافل، بدوں سے بھی کیا کرنیکیاں
کیا برا ہے اس میں، کچھ تیرا بھلا ہوجائے گا

افضل الفضائل ان تصل من قطعك و تعطی من حرمك و تصفح من ظلمك(۱۰۵)

فضائل میں بہتر وہ فضیلت ہے کہ تو ان کے ساتھ سلوک کرے جو تیرے ساتھ بد سلوکی کرے اور جو تجھے محروم رکھے اسے تو عطا کرے اور جو تجھ پر ظلم کرے اس سے تو درگذر کرے۔

۸۔ زیست بھر پی شراب اے ساقی
نہ بھرا ایک دن ہمارا پیٹ

لن یشبع المومن من خیر (۱۰۶)

مومن کا پیٹ بھلائی سے نہیں بھرتا

شاہ نصیر الدین نصیر (م ۱۲۵۴ھ/ ۱۸۳۸ء)

۱۔ ہر دم نصیر رہ تو امیدوار رحمت

تیری زباں پہ کس دن لاتقنطوا نہ آیا

دیکھیں نظیر اکبرآبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۲۔ ہر جا تجلّی ہے وہ بے پردہ و لیکن
غفلت کے مجھے پردۂ حائل نے ستایا

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث

۳۔ قشقہ اس بت کی جبیں پر جوں الف یارو نہیں
دیکھ لو شق القمر انگشتِ پیغمبر سمیت

دیکھیں میر سوز کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

مولوی کرامت علی خان شہیدی (م ۱۲۵۶ھ/۱۸۴۰ء)

ا۔ شرف حاصل ہوا آدمؑ اور ابراہیمؑ کو اس سے
نہ تنہا فخرِ عالم، فخر تھا اپنے اب وجد کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کی وجہ سے شرف حاصل نہیں بل کہ پیغمبر اور وہ بھی رحمۃ للعالمین ہونے کی وجہ سے شرف حاصل ہے۔

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۲۔ بٹیں گے جس گھڑی عشرت کے ساماں بزمِ جنت میں
کھلے گا حال امت کو ترے احسانِ بے حد کا

دیکھیں نظیر اکبرآبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

۳۔ کم ساتھ ہوا روے، خوے نکو کا
ہے نیک مگر روے صفت، خوے محمد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے اس کام کے لئے بھیجا گیا ہے کہ میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کروں''۔ (۱۰۷)

اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل میں ہے کہ آپ ﷺ بہت حسین اور بہت خوب صورت تھے۔

میر نظام الدین ممنون (م ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء)

۱۔ اے صفت و ذات میں تجھ کو ظہور و خفا
چشم دل و چشم سر، حسن پہ تیرے فدا

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۲۔ دیکھ کے نور جمال، سوچ کے کنہ کمال
مائلِ حیرت نظر، قائل حسرت ذکا

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث اور ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۳۔ موسیٰ دل رہ خموش، دل ہی میں رکھ دل کا جوش
اس کے جھگڑے سے ہوش کس کے رہے ہیں بجا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۴۔ مند گئی آنکھ تو بھر کھل گئے ابواب شہود
ایک در بند جو ہوتا ہے تو ہوں باز کئی

من یدم قرع الباب یوشك ان یفتح له (۱۰۸)

جوشخص دروازہ کھٹکھٹا تا رہے گا ضرور اس کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔

حکیم محمد مومن خاں مومن (م ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۲ء)

۱۔ از بسکہ ثبت نامہ ہے سوزِ تپ دروں
قاصد کا ہاتھ ہے یدِ بیضا کلیم کا

دیکھیں مرزا محمد رفیع سودا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۲۔ کیوں سُنے عرضِ مضطر اے مومن
صنم آخر خدا نہیں ہوتا

مضطر وہ شخص ہے جو سب دنیا کے سہاروں سے مایوس ہو کر خالص اللہ تعالیٰ ہی کو فریادرس سمجھ کر اس کی طرف متوجہ ہو۔ مضطر کی یہ تفسیر سُدی، ذوالنون مصری، سہل بن عبداللہ وغیرہ سے منقول ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے لئے ان الفاظ سے دعا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

اللھم ارجوا فلا تکلنی الی طرفة عینٍ واصلح لی شانی کلہ لاالہ الاانت (۱۰۹)

یا اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں اس لئے مجھے ایک لحظے کے لئے بھی میرے اپنے نفس کے حوالے نہ کیجیے اور آپ ہی میرے سب کاموں کو درست کر دیجئے، آپ کی سوا کوئی معبود نہیں

۳۔ کیا پایۂ منّت سلیمان
اک بات میں تخت پر بٹھایا

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دیو (شریر جن) آج رات تھوک اڑاتا (بد بو پھیلاتا) ہوا میری نماز تڑوانے کے لئے آیا لیکن اللہ نے اس پر مجھے قابو دے دیا اور میں نے اس کو پکڑ کر چاہا کہ مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں تا کہ (صبح کو) تم سب اس کو دیکھ سکو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آئی کہ انھوں نے درخواست کی تھی **رب ھب لی ملکاً لاینبغی لا حدمن بعدی.** (۱۱۰)

سلیمانؑ نے کہا اے میرے رب میرے قصور معاف کر دے اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے سوا (میرے زمانہ میں) کسی کو میسر نہ ہو۔

۴۔ ہر جا ہے تیرا جلوہ لیکن
دیکھا تو کہیں نظر نہ آیا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۶ کی حدیث۔

۵۔ مومن کو بقا ہے بعد دیدار
کیا مژدۂ جاں فزا سنایا

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی ہر جمعہ کو اپنے رب کی طرف دیکھیں گے۔ (۱۱۱)

۶۔ ہے عام خطاب یا عبادی
اس نے تو کچھ آسرا بندھایا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۶ کی حدیث

۷۔ نہ جس کے دھیان میں مضمون قاب قوسین آئے
وہ دیکھ لے تری زین وکمال کا قربوس

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ا کی حدیث

۸۔ جب نہ تب والضّحیٰ پڑھے ہے امام
مقتدی تا سنیں فلاتقہر

دیکھیں قلندر بخش جرأت کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۹۔ کہ میرے بعد نبوت کے تھا عمرؓ قابل

لو کان بعدی نبی لکان عمرؓ

میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔(۱۱۲)

۱۰۔ بڑھایہ پایۂ الہام صائب سے
کہ مشورے پہ ہوئی اُس کے وحی بھی نازل

''وہ کہ جن کی رائے وحی اور قرآن کے موافق ہے'' (۱۱۳)

۱۱۔ یقیں کہ راہ نمائی ہے پیروی اس کی
نہیں تو سایہ سے کیوں بھاگتا ہے دیوِ مُضل

ان الشیطان یفرق من عمر

شیطان بے شک بھاگتا ہے عمرؓ سے۔(۱۱۴)

۱۲۔ سیف و قلم ہیں دونوں ستوں کاخِ دین کے
حیراں ہو باب علم کہوں یا جہان تیغ

انامدینۃ العلم وعلی بابھا''

میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔(۱۱۵)

۱۳۔ وہ تراپایہ ہے اے شاہ جوانانِ بہشت
کہ ہوئی حرمت پیری کی تمنا محروم

الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ (۱۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ و حسینؓ جنت میں جوانوں کے سردار ہیں۔

۱۴۔ تاسحر شامِ عبادت تری شب بیداری
شارحِ آیتِ کرسی پس حی قیوم

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شک نہیں کہ اللہ نہیں سوتا اور نہ سونا اس کے لئے زیبا ہے۔(۱۱۷)(یعنی آپ شام سے صبح تک بیداری میں مصروف رہتے ہیں)

۱۵۔ تیرے پردے نے کہ یہ پردہ دری
تیرے چھپتے ہی کچھ چھپا نہ رہا

لاتخرقن علی احدٍ ستراً (۱۱۸)

تم کسی کی پردہ دری نہ کرو

۱۶۔ اے مرگ اس عذاب سے آکر چھٹا مجھے
مومن ہوں قید خانہ ہے دارالفنا مجھے

الدنیا سجن المومن و جنة الکافر (۱۱۹)

دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت

۱۷۔ امنیت ایسی ہوئی دورِ حراست میں ترے
ڈھونڈتی پھرتی ہے تاثیر فغانِ مظلوم

اتق دعوة المظلوم فانه لیس بینها و بین اللہ حجاب (۱۲۰)

ڈرو مظلوم کی بددعا سے کم بے شک مظلوم کی بددعا میں اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔(مظلوم کی بددعا جلد قبول ہوتی ہے)

۱۸۔ غلط کہ ضائع کو ہو گوارا خراشِ انگشتِ آئے نازک
جواب خط کی امید رکھتے جو قول جف القلم نہ ہوتا

جف القلم بماھو کائن (۱۲۱)

قلم خشک ہو چکا ہے اس کے متعلق، جو ہونے والا ہے۔

شیخ ابراہیم ذوق (م ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۴ء)

۱۱۔ دوزخ بھی جائے نعرۂ ھل من مزید بھول

لائیں جو آہ کو شرر افشانیوں میں ہم

شیخین نے صحیحین میں حضرت انسؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم کے اندر برابر مسلسل مخلوق ڈالی جاتی رہے گی اور وہ کہتی رہے گی **ھل من مزید** آخر رب العزت اپنا قدم اس میں رکھ دیں گے۔ رب العزت کے قدم رکھتے ہی دوزخ سمٹنے لگے گی۔ اس کے اجزا باہم سکڑنے لگیں گے اور وہ کہے گی بس، بس تیری عزت اور کرم کی قسم (میں بھر گئی) اور جنت کے اندر ایک حصہ برابر خالی رہے گا (اس کے اندر کوئی رہنے والا نہ ہوگا) آخر اللہ ایک اور مخلوق کو پیدا کرے گا جس کو اس خالی حصہ میں آباد کرے گا۔ (۱۲۲)

۲۔ توڑا کمرِ شاخ کو کثرت نے ثمر کے

دنیا میں گراں بارِیِ اولاد غضب ہے

حضرت عائشہؓ کی رویات ہے کہ ایک بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بوسہ دیا اور فرمایا سنو یہ (بچے) کنجوس ہو جانے اور بزدل بن جانے کا سبب ہیں اور یہ اللہ کی رحمت بھی ہیں۔ (۱۲۳)

۳۔ نطق شیریں وہ ترا شہد کہ ہر درد کو راس

شان میں جس کی ہے، فیہ شفاءُ للناس

حضرت ابن مسعود راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شفاؤں کو اختیار کرو۔ شہد اور قرآن (اول میں شفا جسمانی ہے اور دوسرے میں شفا اخلاقی وروحانی) (۱۲۴)

۴۔ جو ہو نہ تابعِ امر تشاوروا فی الامر

تو عقلِ کُل کو کرے تو نہ ہرگز اپنا مشیر

بغوی نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ لوگوں کے لئے مشورہ لینے والا میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ (۱۲۵)

۵۔ دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے

دنیا کی زر و مال پہ میں تف نہیں کرتا

ولکن الغنی غنی النفس

لیکن امیری دل کی امیری ہے (۱۲۶)

۶۔ اے ہما پیشِ فقیری سلطنت کیا مال ہے
بادشاہ آتے ہیں پا بوسِ گدا کے واسطے

الفقر فخری والفقرمنی (۱۲۷)

فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

۷۔ وہ خلق سے پیش آتے ہیں جو فیض رساں ہیں
ہیں شاخِ ثمر دار میں گل پہلے ثمر سے

البر حسن الخلق (۱۲۸)

خوے نیک عمدہ خوبی ہے۔

۸۔ پیش آ اکرام سے ساری کرامت ہے یہی
عادتِ بد ترک کر تو خرقِ عادت ہے یہی

☆ **الکلمة الطیبة صدقة (۱۲۹)**

اچھی بات بھی صدقہ ہے (نیکی میں داخل ہے)

☆ **کل معروف صدقة (۱۳۰)**

ہر نیک کام صدقہ ہے۔

۹۔ موت نے کردیا ناچار و گرنہ انساں
ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

کفی للمرء بالموت و اعظا (۱۳۱)

آدمی کے لئے موت ایک واعظ کے طور پر کافی ہے۔

۱۰۔ سچ ہے الحرب خدعة اے ذوق
نگہ اس کی دغا سے لڑتی ہے

الحرب خدعة (۱۳۲)

جنگ ایک حیلہ سازی ہے۔

۱۱۔ کسی کے دل کا سنو حال دل لگا کر تم

جو ہوئے دل کو تمھارے بھی مہربان لگی

ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم و اموا لکم ولکن انما ینظر الیٰ قلوبکم و اعما لکم (۱۳۳)

بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے مالوں کو نہیں دیکھتا، بل کہ تمہارے دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے۔

۱۲۔ اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیتا گر فلک
لعل کیوں اس رنگ سے آتا بدخشاں چھوڑ کر

ھاجر وا تور ثوا ابناء کم مجدا (۱۳۴)

ہجرت کر کے، اپنے بچوں کو ورثے میں بزرگی دو

۱۳۔ بروں سے برا آپ کو جانیو تو
گر اے دل تو اپنا بھلا چاہتا ہے

اذا نظر احد کم الیٰ من فضل علیه فی المال و الخلق فلینظر الیٰ من ھوا سفل منه (۱۳۵)

کوئی جب مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو دیکھے، چاہئے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھے۔

۱۴۔ ہے برا تو ہی اگر آیا نظر تجھ کو برا
تو ہی اچھا ہے تجھے معلوم اگر اچھا ہوا

پچھلے شعر کی حدیث دیکھیں۔

۱۵۔ دست ہمت سے ہے بالا آدمی کا مرتبہ
پست ہمت یہ نہ ہووے پست قامت ہو تو ہو

دیکھیں سودا کے شعر نمبر۶ کی حدیث

۱۶۔ منہ سے بس کرے نہ ہرگز یہ خدا کے بندے
گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۸ کی حدیث

۱۷۔ یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے
زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

کن فی الدنیا کانك غریب او کانك عابر سبیل و عد نفسك فی اصحاب القبور (۱۳۶)

دنیا میں مسافر کی طرح رہ یا جیسے راہ چلتا اور شمار کر اپنی جان کو قبر والے مردوں میں۔

۱۸۔ سفر عمر ہے یارب کے ہے طوفانِ بلا
ہر قدم سیل حوادث کا ہے گرداب مجھے

پچھلے شعر کی حدیث دیکھیں

۱۹۔ نفَس کی آمد و شد ہے نمازِ اہلِ حیات
جو یہ قضا ہے تو اے غافلو قضا سمجھو

اس کی حدیث پچھلے شعر میں گذر چکی ہے۔

۲۰۔ بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ واژدہاو شیرِ نرمارا تو کیا مارا

لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملك نفسه عند الغضب (۱۳۷)

پہلوان وہ نہیں کہ جو لوگوں کو پچھاڑ دے، حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔

۲۱۔ جو مارے نفس کو اور کرلے اپنے غصے کو زیر
بنائے سانپ کا کوڑا وہ شیر پر چڑھ کر

دیکھیں پچھلے شعر کی حدیث۔

۲۲۔ خوں کے دریا بہ گئے عالم تہ و بالا ہوئے
اے سکندر کس لیے؟ دو گز زمین کے واسطے؟

مصیر کم الی اربعة اذرع (۱۸۳)

تم کو آخر کار چار ہاتھ بھر جگہ میں جانا ضروری ہے۔

۲۴۔ بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو زبان
خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا (اصحاب نے) متوفی کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا۔ اس کی انھوں نے مذمت کی پھر فرمایا۔ واجب ہوگئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور جس کی تم نے مذمت کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم دنیا میں خدا کے گواہ ہو۔ (۱۳۹)

سید محمد خاں رند (م ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۷ء)

۱۔ سامنا لاکھ مصیبت کا پڑے، پر کوئی
آسرا غیر کا مردانِ خدا لیتے ہیں؟

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جایا کرے تو ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا کرو کیوں کہ یہ بھی مصیبت ہے۔ (اور اللہ کا آسرا بھی ہے)۔ (۱۴۰)

۲۔ درِ کریم سے آتی ہے مستقل یہ صدا
وہ کیوں نہ پائے جسے ہم امیدوار کریں

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۳۔ تاب نظارۂ دیدار نہ لاؤ گے
کلیم پردے پڑ جائیں گے آنکھوں پہ جو پردہ اٹھا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴۔ عفو کردے گا وہ گو لائق ہوں میں تعزیر کے
آگے آمرزش کے کیا رتبے مری تقصیر کے

حضرت عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام پچھلے

گناہوں کو ڈھادیتا ہے۔(۱۴۱)

۵۔ جان قرباں ان اشاروں کے ہلا ابرو کو تو
صدقے اس چشمک زنی کے بے تکلف مار آنکھ

لا ینبغی لنبی ان تکون له خائنة الاعین (۱۴۲)

پیغمبر کی شان نہیں کہ چوری کی آنکھ مارے۔

۶۔ دیئے ہیں آسمان تونے زیادہ رنج، راحت سے
ہنسایا ہے اگر دم بھر تو پہروں پھر رُلایا ہے

دیکھیں حاتم کے شعر نمبر۲ کی حدیث

۷۔ ستم کرتا ہے چرغِ سفلہ پرور اہل غیرت پر
جو کانوں سے نہ سُنتے تھے وہ آنکھوں سے دکھاتا ہے

لیس الخبر کا لمعاینه (۱۴۳)

سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی جیسی نہیں ہوتی

بہادر شاہ ظفر (م ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۲ء)

۱۔ نہ پوچھو دل کہاں پہنچا، کسی کو کیا، کہیں پہنچا
جہاں پہنچا نہ کوئی یہ وہیں پہنچا، وہیں پہنچا

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۲۔ ایک دم پر ہوا نہ باندھ حباب
دم کو دم بھر میں یاں ہوا دیکھا

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی دنیا کو پسند کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت کو پسند کرتا ہے وہ اپنی دنیا کا ضرر کرتا ہے۔ تم فنا ہونے والی دنیا کو باقی رہنے والی چیز پر ترجیح نہ دو (آخرت کو پسند کرو دنیا کی پروا مت کرو)۔(۱۴۴)

۳۔ بیچ میں پردہ دوئی کا تھا جو حائل اٹھ گیا

ایسا کچھ دیکھا کہ دنیا سے مرا دل اٹھ گیا

ابن جریرؒ نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا۔ فرمایا: میں نے اپنے دل سے اس کو دیکھا۔ (۱۴۵)

۴۔ ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے ڈر جاتا ہے اور استغفار کر لیتا ہے تو دل سے گناہ کا نقطہ دور ہو جاتا ہے لیکن اگر گناہ میں زیادتی کرتا ہے تو نقطہ بھی بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے، یہی ہے وہ ران جس کا ذکر اللہ نے آیت بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون میں فرمایا ہے۔ (۱۴۶)

۵۔ تنگ تھا وسعت سے جس کی عرصہ ارض و سما
جی میں کیوں کر اے دلِ آدم سمٹ کر آ گیا

تفسیر قرطبی میں حکیم ترمذی کے حوالے سے حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آسمان، زمین وغیرہ پر عرض امانت اوران کے جواب کے بعد) حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو خطاب فرمایا اور فرمایا کہ ہم نے اپنی امانت آسمان اور زمین کے سامنے پیش کی تو وہ اس کا بار اٹھانے سے عاجز ہو گئے، تو آپ اس بارِ امانت کو اٹھائیں گے مع اس چیز کے جو اس کے ساتھ ہے؟ آدمؑ نے سوال کیا کہ اے پروردگار وہ چیز جو اس کے ساتھ ہے، کیا ہے؟ جواب ملا کہ اگر حملِ امانت میں پورے اترے (یعنی اطاعت مکمل کی) تو آپ کو جزاء ملے گی (جو اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا اور جنت کی دائمی نعمتوں کی صورت میں ہوگی) اور اگر اس امانت کو ضایع کیا تو سزا ملے گی، آدمؑ نے (اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا میں ترقی ہونے کے شوق میں اس کو اٹھالیا، یہاں تک کہ بار امانت اٹھائے ہوئے پر اتنا وقت بھی نہ گذرا تھا جتنا ظہر سے عصر تک ہوتا ہے کہ اس میں شیطان نے ان کو مشہور لغزش میں مبتلا کر دیا، اور جنت سے نکالے گئے۔ (۱۴۷)

۶۔ چاہئے اس کا تصور ہی سے نقشہ کھینچنا

دیکھ لو تصویر کو تصویر بھی کھینچی تو کیا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۷۔ رب ارنی منہ سے نہ ہر گز کہے موسیٰؑ
تیرا جو نظر جلوۂ رخسار نکو آئے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۸۔ خانۂ دل ہے سفید اس کی سیاہی دور کر
کیا سیاہی سے محل کرتا ہے تو اپنا سفید

جب انسان کوئی خطا کرتا ہے۔ تو اس کے دل پر ایک دھبہ پڑ جاتا ہے۔ پھر جب وہ اس سے باز آ جاتا ہے۔ معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہے۔ تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر پھر خطا کرتا ہے تو اس دھبے میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کا سارا دل گھر جاتا ہے۔ اور یہی پردہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ (۱۴۸)

۹۔ چاہئے دل سے فقیری اس پہ کیا موقوف ہے
اے ظفر رنگیں ہو یا ہو جامۂ انساں سفید
جو کہ ہیں باتیں فقیروں کی ظفر وہ چاہئیں
اس سے کیا حاصل اگر پہنا فقیرانہ لباس

جس شخص نے دکھاوے کے واسطے ایسی وضع بنائی۔ جو اس کی اصلی نہیں (یعنی حاجیوں یا علما کا لباس پہن لیا۔ حال آں کہ وہ حاجی ہے نہ عالم) تو گویا اس نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے۔ (۱۴۹)

۱۰۔ دنیا ہے سرائے اس میں تو بیٹھا مسافر ہے
اور اتنا جانتا ہے یاں سے جانا تجھ کو آخر ہے

ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ آپ کھجوروں کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور بدن پر چٹائی کے نشان پڑے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے لئے ایک بچھونا بنا لیتے ہیں، جو چٹائی پر ڈالا جائے، تا کہ آپ کے بدن پر نشان نہ پڑیں۔ آپ نے فرمایا مجھے دنیا (کی آسائش) سے کیا (غرض) میری اور دنیا

کی مثال ایک سوار کی ہے۔ کہ اس نے ایک درخت کے سائے میں آرام کیا۔ اور اسے چھوڑا (اور چلتا ہوا) (۱۵۰)

۱۱۔ دنیائے دوں کی دے نہ محبت خدا ظفر
انساں کو پھینک دے ہے یہ ایمان و دیں سے دور

دنیا کی محبت سب گناہوں کی سردار ہے۔ اور ایک (ہی) چیز کی محبت تمھیں اندھا اور گونگا کر دیتی ہے۔ (۱۵۱)

۱۲۔ جو آ گہہ ہے کوئی اس در کے آداب محبت سے
وہ پاپوسی کو اُس کی سر کے بل جائے عجب کیا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر انسان کے آگے سر جھکانا یعنی سجدہ کرنا میرے مذہب میں روا ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا۔ کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے۔ یعنی بیوی کو اپنے شوہر کی اس قدر تعظیم اور فرماں برداری کرنی چاہئے کہ خدا سے نیچے اُسی کو سمجھے۔ (۱۵۲)

۱۳۔ ہے سفر در پیش اس بستاں سرا سے غنچہ وا
باندھ تو رختِ سفر غافل سفر سے پیشتر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا۔ کون سا صدقہ سب سے اچھا ہے؟ فرمایا وہ صدقہ جو تو اس وقت دے۔ کہ تو تندرست ہو۔ مال جمع کرنا چاہتا ہو۔ اور مال دار ہونے کی خواہش رکھتا ہو۔ اور مفلسی سے ڈرتا ہو۔ اور صدقہ دینے میں توقف نہ کر۔ ایسا نہ ہو کہ تیرا دم حلق میں آ جائے اور تو کہے فلانے کو اتنا دینا حال آں کہ وہ فلانے (وارث) کا ہو چکا۔ (۱۵۳)

۱۴۔ کتابوں میں دھرا کیا ہے بہت لکھ لکھ کے دھو ڈالیں
ہمارے دل پہ نقش کا لجر ہے تیرا فرمانا

العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر (۸۶)

بچپن میں علم، پتھر پر نقش کی طرح ہے۔

غالب (م ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۹ء)

۱۔ اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا

جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا
قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جز میں کل
کھیل لڑکوں کا ہوا، دیدہ بینا نہ ہوا
اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں
جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے؟

ان سب کے لئے دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ۱، اور ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۲۔ مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے
ہاں کھائیو مت فریبِ ہستی

ایک طویل حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا: اور جنت کی ایک کوڑے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اگر تم چاہو تو پڑھو:

فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا الامتاع الغرور (۱۵۵)

۳۔ گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلی نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴۔ دھوپ کی تپش، آگ کی گرمی
وقنا ربنا عذاب النار

دیکھیں عبدالحئی تاباں کے شعر نمبر ۴ کی حدیث

۵۔ بے طلب دیں تو مزا اس میں سوا ملتا ہے
وہ گدا جس کو نہ ہو خوئے سوال اچھا ہے

مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو لقمے (طعام) یا ایک دو پھلوں کی خاطر در بدر پھرے بل کہ

مسکین وہ ہے جسے اس قدر نہیں ملتا کہ وہ بے پروا ہو جائے یعنی اسے مزید حاجت نہ رہے اور اس کا اصلی حال معلوم ہو کہ اسے مستحق سمجھ کر صدقہ دیا جائے۔ اور نہ وہ سامنے ہو کر لوگوں سے سوال کرے۔(۱۵۶)

۶۔ سایہ اس کا ہما کا سایہ ہے
خلق پر وہ خدا کا سایہ ہے

یوم لاظل الا ظله (۸۹)

جس دن پروردگار کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۷۔ بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

دیکھیں درد کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۸۔ تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا
مرنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا

کفی للمرء بالموت واعظا (۱۵۸)

آدمی کے لئے موت ایک واعظ کے طور پر کافی ہے۔

۹۔ نظر لگے نہ کہیں ان کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں

العین حق (۱۵۹)

نظر کا لگ جانا برحق ہے

۱۰۔ قطرہ دریا میں جو جائے تو دریا ہو جائے
کام اچھا ہے وہ جس کا کہ مآل اچھا ہے

انما الاعمال بالخواتیم (۱۶۰)

نہیں اعتبار کاموں کا مگر خاتمے پر۔

۱۱۔ اور دوڑایئے قیاس کہاں
جانِ شیریں میں یہ مٹھاس کہاں

المومن حلو یحب الحلاوة (۱۶۱)

مومن میٹھا ہے، مٹھاس کو پسند کرتا ہے

۱۲۔ بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں بیمار ہوا اور تو نے میری خبر نہ لی؟ وہ (مخاطب) کہے گا: اے خدا میں تیری خبر کس طرح لیتا۔ تو تو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ خدا فرمائے گا: ''کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوگیا تھا اور تو اس کے پاس نہیں گیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کے پاس جاتا تو مجھے وہاں موجود پاتا۔ (یعنی میری خوشنودی حاصل کرتا) اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا۔ اور تو نے نہ دیا۔ وہ کہے گا اے خدا میں تجھے کس طرح کھانا دیتا۔ تو تو (خود) سارے جہانوں کا مالک ہے؟ خدا فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے نہ دیا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا دیتا تو تو اسے میرے پاس دیکھ لیتا؟ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے نہ دیا۔ وہ کہے گا اے خدا میں تجھے کیسے پانی پلاتا۔ اور تو تو (خود) ہر ایک چیز کا مالک ہے؟ خدا کہے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا، اور تم نے نہ دیا۔ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اسے میرے پاس موجود پاتا. (یعنی مجھ سے اس کا اجر پاتا)۔ (۱۶۲)

نواب مصطفیٰ خان شیفتہ (م ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء)

۱۔ یہی ہے شکر کہ دل کی نظر تو روشن ہے
نظر تو خیرہ ہوئی برق لن ترانی سے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۲۔ ممکن نہیں کہ برق نگہ غیر پر پڑے
جز طور اور پر ہو تجلی محال ہے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۳۔ شوخی نے تیری لطف نہ رکھا حجاب میں

جلوے نے تیرے آگ لگادی نقاب میں

دیکھیں نظیرا کبرآبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴۔ اٹھ صبح ہوئی مرغِ چمن نغمہ سرا دیکھ
نورِ سحر و حسن گل و لطف ہوا دیکھ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب ایک سفر میں تھے، پانی کی کمی پڑگئی، حضور انور صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا: جو کچھ بچا کھچا ہوا پانی ہو وہ میرے پاس لے آؤ، صحابہ نے ایک برتن لاکر حاضر کردیا جس میں قدرے پانی تھا آپ ﷺ نے دست مبارک اس میں ڈال دیا اور فرمایا: برکت والے پاک (پانی) کی طرف آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے خود دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے پانی پھوٹ کر نکل رہا تھا اور کھانا کھایا جاتا تھا تو کھانے کے اندر سے ہم سبحان اللہ کی آواز سنا کرتے تھے (یعنی کھانا سبحان اللہ کہتا تھا۔ (۱۶۳) اس کے علاوہ ہر چیز بزبانِ حال تسبیح میں مشغول رہتی ہے

۵۔ یامُرسل الریاح ادھر کو بھی بھیج دے
وہ بوئے خوش کہ جیبِ نسیم یمن میں ہے

انی لا جد نفس الرحمن من قبل الیمن (۱۶۴)

یمن کی طرف سے مجھے خدا کی خوش بو آتی ہے (حضرت اویس قرنی وہیں کے تھے)

۶۔ جلے کیا کیا نہ عرضِ سوزشِ داغِ نہانی میں
عجب آرام تھا جوں شمع ہم کو بے زبانی میں

من صمت نجا (۱۶۵)

جس نے خاموشی اختیار کی اس نجات پائی۔

خواجہ حیدر علی آتش (م۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء)

۱۔ دکھایا حسن سے اعجاز موسیٰ کلک قدرت نے
یدِ بیضا بنایا پور انگشت حنائی کا

دیکھیں مرزا رفیع سودا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۲۔ اے صنم عاشق سے رو پوشی نہیں لازم تجھے
پردۂ موسیٰ نہیں اللہ کو دیدار کا

۳۔ حسن کا جلوہ بھی کم برقِ تجلی سے نہیں
چشم موسیٰ سے جو دیکھے گا اسے غش آئے گا

دونوں کے لئے دیکھیں نظیر اکبرآبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴۔ پھوٹ بہنے دو انھیں یار کے آگے آتش
دل کا احوال بھی آنکھوں کو بیاں کرنے دو

حدیث میں ان لوگوں کا ذکر آتا ہے جو قیامت میں اللہ کے زیر سایہ رہیں گے۔ ایک وہ ہوں گے جن کی آنکھیں اللہ کی یاد میں بہتی ہوں گی۔(۱٦٦)

۵۔ تریاق کا ہے جو ہر اس جسم سخت جاں میں
کالا بھی کاٹتا تو مجھ کو اثر نہ ہوتا

اقتلو ا الا سودین فی الصلوۃ الحیۃ و العقرب (۱٦۷)

ماردو دو کالوں کو نماز میں یعنی سانپ اور بچھو کو

٦۔ ہستی میں یاد آئے نہ کیوں کر عدم مجھے
وہ آدمی نہیں جسے حبِ وطن نہ ہو

حب الوطن من الایمان (۱٦۸)

وطن کی محبت (بھی) ایمان میں سے ہے

۷۔ چکھا کے خوان کا اپنے نمک توکل نے
زبان کو مزۂ لقمۂ حلال دیا

مثل اصحابی فی امتی کا لملح فی الطعام (۱٦۹)

میری امت میں میرے اصحاب ایسے ہیں جیسے کھانے میں نمک۔

۸۔ خاک ساروں سے ملا کرتے ہیں جھک کر سربلند
آسماں پیشِ زمیں بہ ہر تواضع خم ہوا

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۹۔ غبارِ راہ ہو کر چشم مردم میں محل پایا
نہالِ خاک ساری کو لگا کر ہم نے پھل پایا

من تواضع للّٰہ فقد رفعه اللّٰہ (۱۷۰)

جو شخص اللہ کے لئے انکساری کرے گا اللہ اس کا درجہ بلند کرے گا۔

۱۰۔ لذتِ زخم سے محروم نہ رکھے قاتل
ہاتھ کو اپنے نہ خیرات سے انساں روکے

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۶ کی حدیث

۱۱۔ ماہر اس سے ہم نہیں، جو کچھ ہماری ہے بساط
جان حاضر ہے جو ہو مطلوب اُس دل خواہ کا

صحابہ کرامؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کرتے تھے فداک نفسی وابی وامی۔(۱۷۱)
میری جان اور میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔

۱۲۔ فرقتِ یار میں مردہ سا پڑا رہتا ہے۔
روح قالب میں نہیں، جسم ہے تنہا باقی

النوم اخوا الموت (۱۷۲)

نیند موت کا بھائی ہے۔یعنی نیند موت کے برابر ہے۔

سید مظفر علی اسیر (م ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء)

۱۔ دیا خدا نے یہ اس مشتِ خاک کو رتبہ
سپہر قدر ہوا، آسماں جناب ہوا

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ا کی حدیث

۲۔ اڑ چلے گا اور مضمون اس کے حسن پاک کا
ہاتھ میں خامہ ہے شہپر طائرِ ادراک کا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۳۔ کیا فائدہ جو قصر فلک مرتبت بنے

وہ کام کر کہ جس سے تری عاقبت بنے

دیکھیں بہادر شاہ ظفر کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۴۔ درِ کریم ہے کس بات کی کمی ہے یہاں
طلب کرے کوئی ذرہ تو آفتاب ملے

مطلب یہ کہ دعا سے سب مسائل حل ہو جاتے ہیں اور حدیث میں ہے

ان الدعاء هو العباده (۱۷۳)

دعا ہی عبادت ہے۔

۵۔ آخر کلیم طور پہ غش کھا کے گر پڑے
نظارۂ جمال غضب ہے جلال میں

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۶۔ اے ترک؟ بے گناہ، ہمارا گلا نہ کاٹ
تفسیر دیکھ آیۂ حبل الورید کی

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۷۔ دونوں جمال میں ایک حسیں ہے وہ بے مثال
کوئی برابر اس کے نہ ہوگا، نہ تھا، نہ ہے

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۸۔ ہوں رہرو عدم مجھے دنیا سے کام کیا
دور وز دیکھنے کو یہ میلا ٹھہر گیا

کونوا فی الدنیا اضیافاً (۱۷۴)

دنیا کے لئے مہمان کے طور پر ہو جاؤ

سید اسمٰعیل حسن منیر شکوہ آبادی (م ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۲ء)

۱۔ چکا چوند آنکھوں میں ہو، ہوش اڑ جائیں، غش آ جائے
کلیم اللہ گر اس مہر کی دیکھیں درخشانی

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر۳ کی حدیث

۲۔ ہوا اشارۂ حضرت سے چاند دو ٹکڑے
ہوا نے کوچہ شق القمر میں کی رفتار

دیکھیں محمد میر سوز کے شعر نمبر۲ کی حدیث

۳۔ خدا سے پائیں گے جس دن مقامِ محمود آپ ﷺ
خوشی سے عرش کے پہلو میں ہوں گے شکر گذار

دیکھیں قاضی محمود بحری کے شعر نمبر۱ کی حدیث

۴۔ اولی الامر منکم جو حق نے کہا ہے
اسی سے تمھاری اطاعت ہے واجب

انس بن مالك بحدث، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمع و اطع ولو لحبشيكان راسه زبيبة (۱۷۵)

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حاکم کا حکم) سننا اور ماننا خواہ کسی ایسے (حقیر) حبشی غلام کا حکم ہو جس کا سر کشمش کی طرح ہو۔

۵۔ من استطاع سبیلا سے ہے مگر معذور
بہ رنگ شخص زمین گر ہے مزاج سقیم

فضلؓ (بن عباسؓ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے، خاندان خثعم کی ایک عورت آئی، فضل اس کی طرف دیکھنے لگے وہ بھی فضل کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف موڑ دیا اسی عورت نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریضہ حج میرے باپ پر اس وقت آیا جب کہ وہ بہت بوڑھا ہے کجاوہ میں سنبھل کر بیٹھ بھی نہیں سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں فرمایا ہاں۔(۱۷۶)

۶۔ ہم سا کوئی نادان منیر اور نہ ہوگا
کل زاد کی تدبیر ہے، دنیا سے سفر آج

دیکھیں مصحفی کے شعر نمبر۳ کی حدیث

۷۔ وعدہ وفا کر اپنی کرامت سے اے کریم
ادعونی استجب لکم ارشاد ہے ترا

دیکھیں سید مظفر علی اسیر کے شعر نمبر ۴ کی حدیث

۸۔ ہو جائے یوم یکشف عن ساق کا گمان
برپا ہو حشر تازہ جو دامن اٹھایئے

پنڈلی کے کشف سے مراد ہے میدان حشر میں نور الٰہی کی ایک مخصوص پرتو اندازی۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے حضور نے ارشاد فرمایا ہاں! دوپہر کے وقت جب کہ ابر بھی نہ ہو کیا تم کو سورج کے دیکھنے میں کچھ اشتباہ ہوتا ہے یا چودھویں تاریخ کو جب ابر نہ ہو تم کو چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ ہوتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں اے رسول خدا۔ ارشاد فرمایا جیسے تم کو سورج اور چاند کو دیکھنے میں اشتباہ نہیں ہوتا اسی طرح قیامت کے دن اللہ کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ (۱۷۷)

۹۔ سر پر اٹھالیا فلک بے ثبات کو
قدِ بشر ستون ہے قصر حیات کا

الصلوۃ عماد الدین (۱۷۸)

نماز دین کا ستون ہے

۱۰۔ ردِ بلا ہوئی صدقہ کیوں نہ دیں حضور
خیرات آپ کرنے لگے ہم کو گاڑ کے

صدقة القليل تدفع البلاء الكثير (۱۷۹)

تھوڑا صدقہ بھی بہت سی بلاؤں کو دفع کر دیتا ہے۔

۱۱۔ اسیرِ دام علائق نکل سکے کیونکر
کھلے ہوں سیکڑوں دروازے پر راہ نہ ملے

دیکھیں مومن کے شعر نمبر ۱۶ کی حدیث

۱۲۔ بخشش کی آبرو نہیں رہتی نمود سے

یوں چھپ کے دو کہ دستِ گدا کو خبر نہ ہو

اذا الصدق بصدقة بیمینه فاخفاها عن شماله (۱۸۰)

جب صدقہ کرے دائیں ہاتھ سے تو اس کو پوشیدہ رکھے اپنے بائیں سے

۱۳۔ قتل نامہ مرا لکھو تو سہی
مہر کردیں گے داغ حسرت کے

کرم الکتاب ختمه (۱۸۱)

خط کی عزت اس کی مہر ہے

۱۴۔ شاگردِ حضرت علی اوسط ہوا، اے منیر
خیر الامور اوسطہا پر نظر رہے

خیر الامور اوسطها (۱۸۲)

تمام کاموں میں بہتر ان کا وسط ہے۔

مفتی غلام سرور لاہوری (م ۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰)

۱۔ تیری خاطر ہوگیا وحدت کا کثرت میں ظہور
حق نے تیرے واسطے سارا جہاں پیدا کیا

لولاك لما خلقت الافلاك (۱۸۳)

اگر آپ نہ ہوتے تو کائنات نہ ہوتی۔

۲۔ ملے گی کیا مدد تجھ کو مددگار انِ دنیا سے
امید یاوری ان سے نہ یاں رکھنا نہ واں رکھنا

دیکھیں نظیر اکبرآبادی کے شعر نمبر ۴ کی حدیث

۳۔ بہ شہراہِ طریقت جس نے کامل رہنما پایا
اسی نے منزلِ صدق و صفا کا راستہ پایا

دیکھیں نظیر اکبرآبادی کے شعر نمبر ۶ کی حدیث

۴۔ عمل کا شرف حق کو منظور ہے

نہ پوچھے گا سرور حسب اور نسب

حضرت سمرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا والوں کے نزدیک) حسب (یعنی موجب برتری اور وجہ عزت) مال ہے اور اللہ کے نزدیک عزت تقویٰ ہے) (۱۸۴)

۵۔ کھول آنکھیں اور دیکھ روشن ہر طرف انوارِ ذات
بن کے بینادیدۂ باطن سے کر دیدارِ ذات

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث

حوالہ جات

۱۔ ابی داؤد۔ کتاب المناسک، باب صفۃ حجۃ النبی: ص ۲۶۳

۲۔ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار۔ نور محمد کارخانہ، کراچی ۱۹۶۱ء: ج ۲، ص ۹۶۹

۳۔ صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر ۔ نور محمد کارخانہ، کراچی ۱۹۵۶ء: ج ۱، ص ۵۰

۴۔ شعب الایمان: دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۹۰ء: ج ۷، ص ۴۲۷، رقم ۱۰۸۴۴

۵۔ تفسیر مظہری: ج ۱، ص ۱۵۵

۶۔ تفسیر مظہری: ج ۱، ص ۱۲۶،

۷۔ لغات الحدیث

۸۔ ترمذی۔ ابواب المناقب، مناقب معاذ بن جبلؓ۔ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی: ج ۲، ص ۲۱۹

۹۔ ایضاً۔ مناقب علی ابن ابی طالب۔

۱۰۔ سنن ابوداؤد: ج ۱، ص ۲۱۱

۱۱۔ بخاری۔ کتاب التہجد، باب الدعاء والصلوۃ من آخر اللیل: ج ۱، ص ۱۵۳

۱۲۔ سنن ابن ماجہ۔ ابواب الزہد، باب مثل الدنیا: ص ۳۱۲

۱۳۔ الترغیب والترہیب: ج ۳، ص ۲۵۷، مصطفی الحلبی

۱۴۔ تفسیر ابن کثیر: ج ۳، صح ۳، ص ۳۰۴، مطبع الشعب

۱۵۔ مستدرک از حاکم: کتاب التفسیر، تفسیر سورۂ الم نشرح دکن ۱۳۴۰ھ: ج ۲، ص ۵۲۸،

۱۶۔ سنن ابن ماجہ، باب ذکر الشفاعۃ: ص ۳۲۹

۱۷۔ فتح الباری: ج ۱۱، ص ۹۵۔ دار الفکر
۱۸۔ صحیح بخاری۔ کتاب الانبیا، باب خلق ادم وذریۃ: ج ۱، ص ۴۶۹
۱۹۔ تفسیر قرطبی: ج ۱۳، ص ۱۹۳
۲۰۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ۸، ص ۵۳۹
۲۱۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں۔ ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد۔ اردو میں قرآن و حدیث محاورات: ص ۸۵
۲۲۔ درمنثور۔ دار الفکر بیروت: ج ۲، ص ۲۳۱
۲۳۔ کنزل العمال۔ التراث الاسلامی: رقم ۲۵۱۱،
۲۴۔ مشکوۃ المصابیح۔ مطبع المکتب الاسلامی: رقم ۵۳۲۰، ۵۳۲۱
۲۵۔ مسلم۔ کتاب البر، باب فضل الرفق: ج ۲، ص ۳۲۳
۲۶۔ مسلم۔ کتاب البر، باب فضل الرفق: ج ۲، ص ۳۲۳
۲۷۔ سنن ابوداؤد
۲۸۔ صحیح مسلم۔ کتاب الذکر، باب فضل الدعا: ج ۲، ص ۳۴۴
۲۹۔ مسند احمد: بیروت ۱۹۹۳ء: ج ۳، ص ۲۷۹، رقم ۱۰۰۲۷
۳۰۔ مجمع الزوائد: ج ۴، ص ۳۱۲
۳۱۔ سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ: ص ۲۷۹
۳۲۔ تفسیر مظہری
۳۳۔ انتخاب صحاح ستہ۔ لاہور: ص ۲۲۱
۳۴۔ سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب حق الزوج علی المراۃ: ص ۱۳۴
۳۵۔ سنن ابی داوٗد۔ کتاب الصلوٰۃ، باب مایقول الرجل اذا سلم: ج ۱، ص ۲۱۱
۳۶۔ بخاری: ج ۸، ص ۱۱۰
۳۷۔ شعب الایمان۔ بیروت ۱۹۹۰ء: ج ۱، حدیث ۵۲۶
۳۸۔ مسند احمد۔ بیروت ۱۹۹۳ء: ج ۶، ص ۲۰۳، حدیث ۲۳۱۶
۳۹۔ سنن ابی داوٗد۔ کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل اذا سلم: ج ۱، ص ۲۱۱
۴۰۔ بخاری: کتاب الرقاق، باب التواضع: ج ۲، ص ۹۶۲

۴۱۔ مسند احمد۔ بیروت ۱۹۹۳ء: ج ۶، ص ۲۵۲، حدیث ۲۱۱۹۵
۴۲۔ بخاری و مسلم
۴۳۔ اتحاف السادۃ المتقین۔ تصویر بیروت: ج ۱۰، ص ۵۴
۴۴۔ ترمذی۔ ابواب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الذکر: ج ۲، ص ۱۷۵
۴۵۔ تفسیر مظہری، سورۃ یوسف۔ حیدرآباد دکن ۱۱۹۸ھ: ص ۴،
۴۶۔ تفسیر مظہری۔ سورۃ طٰہٰ: ص ۱۳۵
۴۷۔ انتخاب حدیث۔ لاہور ۱۹۸۸ء: ص ۲۲۱،
۴۸۔ الترغیب والترہیب: ج ۴، ص ۱۵۲
۴۹۔ مسند احمد: ج ۷، ص ۴۸۴، حدیث ۲۳۸۲
۵۰۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ۴، ص ۴۶۵
۵۱۔ مسند احمد: ج ۳، ص ۲۵۷، حدیث ۱۱۸۱۹
۵۲۔ تفسیر مظہری۔ سورۃ الحدید: ص ۱۸۸
۵۳۔ اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات: ص ۶۱
۵۴۔ موارد الظمآن: ص ۸۶
۵۵۔ کنز العمال: حدیث ۱۳۱۸۳
۵۶۔ کشف الخفا: ج ۲، ص ۲۷۲
۵۷۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۶۲، حدیث ۴۴۶
۵۸۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ۸، ص ۵۳۹
۵۹۔ تفسیر مظہری۔ سورۃ النجم: ص ۱۰۵
۶۰۔ تفسیر ابن کثیر۔ الشعب: ج ۵، ص ۳۸۱
۶۱۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ۷، ص ۱۰۷
۶۲۔ کنز العمال۔ التراث الاسلامی: حدیث ۳۹۸۴
۶۳۔ مسند احمد، جامع ترمذی
۶۴۔ الحاوی للفتاوی: ج ۲، ص ۴۱۲
۶۵۔ ترمذی، مشکوٰۃ

۶۶۔ تفسیر ابن کثیر۔دار القرآن الکریم بیروت ۱۹۸۱ء: ج ۳،ص ۳۹۲،
۶۷۔ کسی کا قول ہے۔
۶۸۔ تفسیر مظہری۔سورۃ الانفال: ص ۳۸
۶۹۔ تفسیر مظہری، سورۃ الاعراف،ص ۳۸
۷۰۔ ایضاً: ص ۴۸۰
۷۱۔ بخاری و مسلم
۷۲۔ جمع الفوائد، ج ۲،ص ۲۰۰،طبع میرٹھ
۷۳۔ انتخاب حدیث، لاہور ۱۹۸۸ء: ص ۱۸۵
۷۴۔ مسند احمد: ج ۱،ص ۴۴۷،حدیث ۴۲۴۳
۷۵۔ اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات: ص ۸۰
۷۶۔ شرح السنۃ۔الکتب الاسلامی: ،ج ۴،ص ۴۵۹
۷۷۔ بخاری شریف۔کتاب الجنائز: ج ۱،ص ۱۷۰
۷۸۔ شعب الایمان: ج ۶،ص ۲۳۵،حدیث ۷۹۹۲
۷۹۔ شعب الایمان: ج ۶،ص ۲۴۶،حدیث ۸۰۲۹
۸۰۔ بخاری و مسلم
۸۱۔ مسند احمد: ج ۲،ص ۳۶۹،حدیث ۶۶۰۶
۸۲۔ سنن ابوداؤد: ج ۱،ص ۲۱۱
۸۳۔ انتخاب حدیث۔لاہور ۱۹۸۸ء: ص ۲۲۰
۸۴۔ تفسیر مظہری۔سورۃ البقرہ: ص ۳۹
۸۵۔ مسند احمد: ج ۵،ص ۳۶۴،حدیث ۱۸۰۶۳
۸۶۔ تفسیر مظہری سورۃ الکہف: ص ۳۶
۸۷۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ۵،ص ۳۴۶
۸۸۔ تفسیر مظہری۔سورۃ البقرہ: ص ۵۵
۸۹۔ بخاری: ج ۸،ص ۱۱۰
۹۰۔ انتخاب حدیث۔لاہور ۱۹۸۸ء: ص ۲۱۹

۹۱۔ المعجم الکبیر۔طبعۃ العراق: ج۱۹،ص۲۲
۹۲۔ معارف القرآن۔ادارۃ المعارف،کراچی۱۹۸۹ء: ج۸،ص۱۴۱
۹۳۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج۹،ص۵۶۹
۹۴۔ مشکوٰۃ: ج۱،ص۳۰۶
۹۵۔ مسند احمد: ج۷،ص۴۰،حدیث۲۳۴۶۳
۹۶۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج۸،ص۳۳۸،۳۶۳
۹۷۔ مسند احمد: ج۶،ص۶۰۳،حدیث۱۲۳۱۶۰
۹۸۔ معارف القرآن: ج۷،ص۵۵۹
۹۹۔ مسند احمد: ج۷،ص۶۰۸،حدیث۲۷۰۲۲
۱۰۰۔ معارف القرآن: ج۲،ص۵۵
۱۰۱۔ مستدرک الحاکم: ج۲،ص۴۳
۱۰۲۔ مشکوٰۃ: ج۱،ص۲۷۵
۱۰۳۔ ابوداؤد: ج۳،ص۵۷،حدیث نمبر۲۰۴۲
۱۰۴۔ تفسیر قرطبی: ج۱۶،ص۳۶۷
۱۰۵۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج۵،ص۳۴۶
۱۰۶۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج۶،ص۳۱۳
۱۰۷۔ ترمذی: حدیث۲۶۸۶
۱۰۸۔ الشفالقاضی عیاض: ج۱،ص۲۰۷
۱۰۹۔ اردو میں قرآن وحدیث کے محاورات: ص۶۹
۱۱۰۔ مسند احمد: ج۶،ص۲۳،حدیث۱۹۹۱۷
۱۱۱۔ مسند احمد: ج۲،ص۵۷۷،حدیث۹۰۹۷
۱۱۲۔ الشریعۃ اللاجری۔السنۃ المحمدیہ: ص۲۶۵
۱۱۳۔ ترمذی: حدیث۳۶۸۶
۱۱۴۔ اردو شاعری میں قرآنی تلمیحات از صفیہ خاں۔گابا سنز: ص۷۷
۱۱۵۔ کنزالعمال: حدیث۳۲۷۶۴

۱۱۶۔ مستدرک الحاکم: ج ۳، ص ۱۲۶
۱۱۷۔ مسند احمد: ج ۳، ص ۲۶۹
۱۱۸۔ مسند احمد: ج ۵، ص ۵۳۸، حدیث ۱۹۰۳۶
۱۱۹۔ اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات: ص ۶۱
۱۲۰۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۴۰۴، حدیث ۶۸۱۶
۱۲۱۔ السنن الکبریٰ: ج ۴، ص ۹۶
۱۲۲۔ تفسیر ابن کثیر: ج ۷، ص ۶۳۔۵۲۲
۱۲۳۔ مسند احمد۔ بیروت ۱۹۹۳ء: ج ۴، ص ۱۱۴، حدیث ۱۳۴۵!
۱۲۴۔ بغوی: ج ۳، ص ۲۵
۱۲۵۔ سنن ابن ماجہ: حدیث ۳۴۵۲
۱۲۶۔ تفسیر مظہری: ج ۱، ص ۱۶۱
۱۲۷۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۲۴۳
۱۲۸۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ۸، ص ۲۱۸
۱۲۹۔ مسند احمد: ج ۵، ص ۱۹۷، حدیث ۱۷۱۷۹
۱۳۰۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۶۰۷، حدیث ۸۰۵۳
۱۳۱۔ مسند احمد: ج ۶، ص ۵۵۰، حدیث ۲۲۸۶۱
۱۳۲۔ مجمع الزوائد: ص ۳۰۸
۱۳۳۔ مسند احمد: ج ۱، ص ۱۴۶، حدیث ۶۹۹
۱۳۴۔ مسند احمد: ج ۳، ص ۳۶۱، حدیث ۱۰۵۷۷
۱۳۵۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ۵، ص ۳۴۶
۱۳۶۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۶۰۳، حدیث ۸۰۵۳
۱۳۷۔ ترمذی: حدیث ۲۳۳۳
۱۳۸۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۴۲۹، حدیث ۷۱۷۸
۱۳۹۔ لغات الحدیث۔ کتاب ''ذ'': ص ۱۴
۱۴۰۔ انتخاب صحاح ستہ

۱۴۱۔ مشکوٰۃ۔المکتب الاسلامی: حدیث۱۷۶۰
۱۴۲۔ تفسیر مظہری۔سورۃ الزمر: ص۲۲۳
۱۴۳۔ ابوداؤد۔حدود۔کتاب الجہاد
۱۴۴۔ مسند احمد: ج۱،ص۴۴۷،حدیث۲۴۴۳
۱۴۵۔ مسند احمد: ج۵،ص۵۶۴،حدیث۱۹۱۹۸
۱۴۶۔ تفسیر مظہری۔سورۃ النجم: ص۱۰۷
۱۴۷۔ تفسیر مظہری۔سورۃ تطفیف: ص۲۲۲
۱۴۸۔ تفسیر قرطبی
۱۴۹۔ انتخاب صحاح ستہ: ص۶۲
۱۵۰۔ انتخاب صحاح ستہ: ۶۳
۱۵۱۔ انتخاب صحاح ستہ: ص۹۱
۱۵۲۔ انتخاب صحاح ستہ: ص۹۱
۱۵۳۔ انتخاب صحاح ستہ: ص۱۳۵
۱۵۴۔ انتخاب صحاح ستہ: ص۲۳۰
۱۵۵۔ کشف الخفا: ج۲،ص۸۵
۱۵۶۔ مسند احمد: ج۳،ص۱۸۰،حدیث۹۳۶۵
۱۵۷۔ انتخاب حدیث۔لاہور: ص۱۹۱
۱۵۸۔ مسند احمد۔بیروت: ج۶،ص۴۴۸،حدیث۲۲۲۷۶
۱۵۹۔ مجمع الزوائد: ج۱۰،ص۳۰۸
۱۶۰۔ بخاری: ج۷،ص۱۷۱،۲۱۴
۱۶۱۔ بخاری: ج۸،ص۱۵۵
۱۶۲۔ کشف الخفا: ج۲،ص۱۴۷،۴۰۴
۱۶۳۔ انتخاب صحاح ستہ
۱۶۴۔ مسند احمد: ج۲،ص۴۷،حدیث۴۳۷۹
۱۶۵۔ کشف الخفا: ج۱،ص۲۵۱،۳۰۴

۱۶۶۔ ترمذی۔ مصطفی الحلبی: حدیث ۲۵۰۱

۱۶۷۔ مسند احمد: ج۶، ص ۴۴۸، حدیث ۲۲۲۷۶

۱۶۸۔ سنن ابی داؤد: رقم ۹۲۱

۱۶۹۔ کشف الخفا۔ مکتبہ دارالتراث: ج ۱، ص ۴۱۳

۱۷۰۔ مجمع الزوائد: ج ۱۰، ص ۱۸

۱۷۱۔ الترغیب والترہیب۔ مصطفی الحلبی: ج ۳، ص ۵۶۰

۱۷۲۔ بخاری۔ الفکر: ج ۵، ص ۲۷

۱۷۳۔ مجمع الزوائد۔ القدسی: ج ۱۰، ص ۴۱۵

۱۷۴۔ مسند احمد: ج ۵، ص ۳۳۳، حدیث ۱۷۸۸۸

۱۷۵۔ تفسیر قرطبی: ج ۱۲، ص ۲۷۷

۱۷۶۔ مسند احمد: ج ۴، ص ۸، حدیث ۱۲۳۴۱

۱۷۷۔ تفسیر مظہری۔ سورہ آل عمران: ص ۹۶

۱۷۸۔ المسند لابی عوانہ۔ بیروت: ج ۱، ص ۱۶۶

۱۷۹۔ الدرر المنتثرۃ: ص ۱۰۴

۱۸۰۔ کشف الخفا: ج ۲، ص ۳۰

۱۸۱۔ ترمذی۔ تفسیر: سورۃ ۳

۱۸۲۔ کشف الخفا: ج ۲، ص ۱۶۰

۱۸۳۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ۶، ص ۲۴۶

۱۸۴۔ کشف الخفا: ج ۲، ص ۲۳۲

☆☆☆